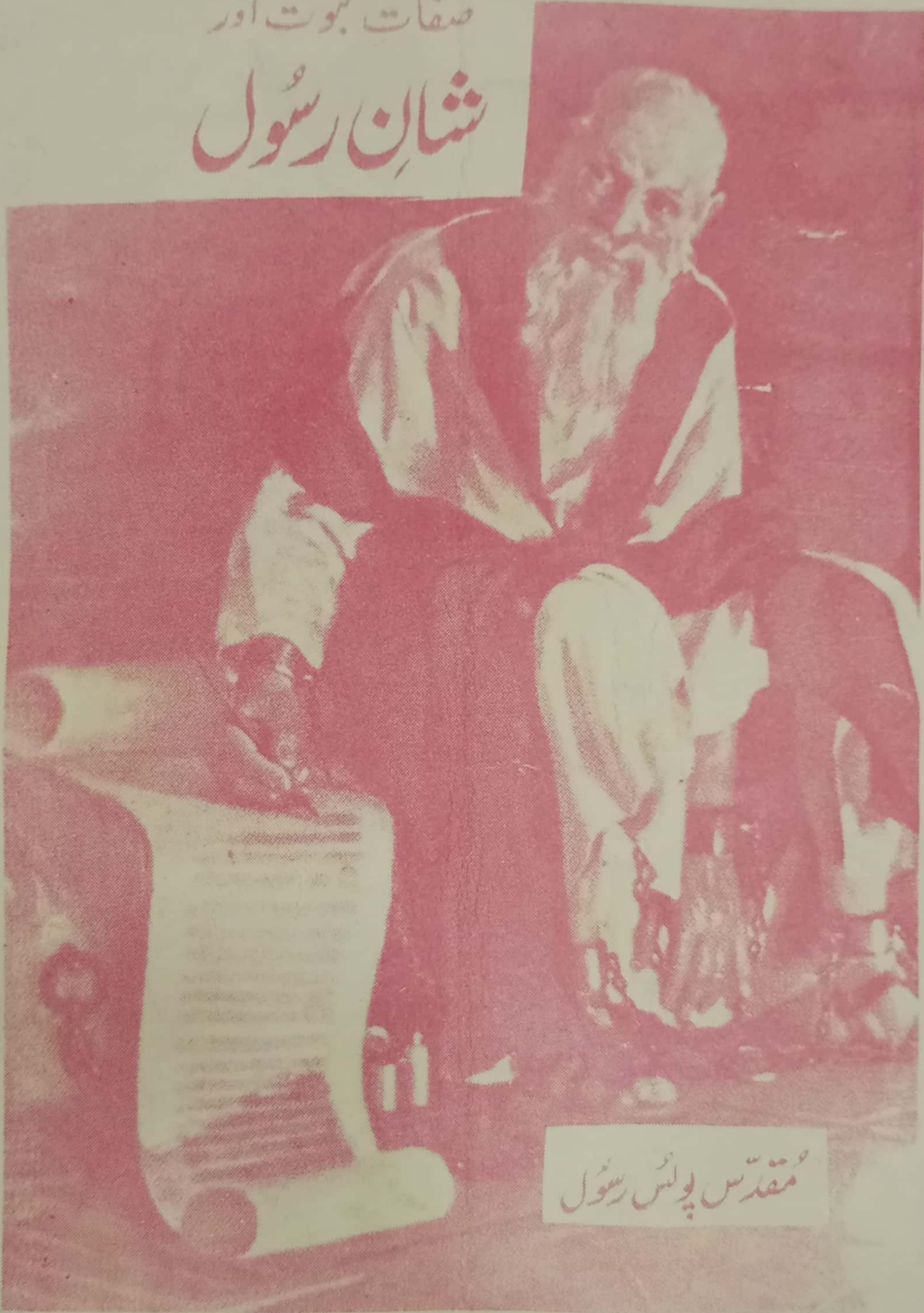


صفات نبوت اور  
شأن رسول



مقدس پولس رسول

صفاتِ نبوت

اور

شانِ رسول

227.09

KHAN

(برائے متلاشیانِ حق)

مصنف

برکت اے خاں



## فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۴	حرفِ اوّل	۱
۵	صفاتِ نبوت	۲
۲۸	شانِ رسول	۳
۳۸	کلامِ آخر الزماں	۴
۴۵	تمامِ انجیلی مسلمان معجزہ نما تھے	۵
۵۰	سداؤل کی بلا ہیٹ معجزانہ تھی	۶
۵۳	مقدس پولس رسول معجزہ نما تھے	۷
۵۷	آسمانی معراج پولس رسول	۸
۷۰	فلسفہ تعلیم مقدس پولس رسول	۹



برکت اے خاں

دوستانہ رُوح میں خط و کتابت کریں  
 پادری برکت اے خاں رکنِ بشارتی کمیٹی سیالکوٹ ڈائریسیس کونسل  
 سیالکوٹ ۲ وارڈ ۷  
 بارِ اوّل ۱۹۸۹ء

(ترجمہ و تنسیخ پریس سیالکوٹ)

## حرفِ اوّل

ہمارے خداوند کی لا تبدیل الہامی کتاب مقدس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے ایمان کے تین ادوار کا ذکر آیا ہے۔

۱۔ پہلا دور بزرگ ابراہام سے لے کر بزرگ موسیٰ کی آمد تک۔ یہ قادر مطلق خدای واحد پر ایمان لانے کا زمانہ تھا۔

۲۔ دوسرا دور بنی اسرائیل قوم کے لیے موسوی شریعت پر ایمان و عمل کا زمانہ تھا۔

۳۔ تیسرا دور اقوام عالم کے لیے مَنجی عالمین کے وسیلہ سے خدا کی پدرانہ محبت، اُس کے فضل اور کُنہوں سے نجات کے لیے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے کا زمانہ آخرت ہے۔

لکھا ہے۔

”کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے اور نہ اعمال کے سبب تھے۔ تاکہ کوئی فخر نہ کرے۔ کیونکہ ہم اُسی کی کارگیری میں اور یسوع میں اُن نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے۔ جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لیے تیار کیا تھا۔“

(انیسویں: ۲ تا ۱۰)

## صفاتِ نبوت

نبی کے لیے عبرانی لفظ נָבִי nāvî آیا ہے نبی کے لیے خدا کے کلام میں لقب مرد خدا یا خادم، غیب بین اور استباز بھی آیا ہے۔ نبی کو بذریعہ الہام الہی خدا کا کلام حاصل ہوتا تھا۔ اور تمام انبیاء کرام کو خدا کی طرف سے بلا ہٹ معرفت الہی کے ساتھ ہوتی تھی۔ ابتدائی دور میں ہر نبی کو مستقبل کے بارے میں یا بعض دیگر امور و حالات کے بارے میں خدا سے پیش گوئیاں حاصل ہوتی تھیں۔ اور اُن انبیاء کرام سے معجزات بھی سرزد ہوتے تھے۔ بعض انبیاء کرام کے لیے پیغمبر کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی طرف سے کوئی خاص بُرا پیغام لے کر آتے تھے۔ جیسے ذکرِ بابہ نبی کے بیٹے یوحنا بنی ایک پیغمبر بھی تھے۔ جو خداوند یسوع مسیح کی آمد کی راہ تیار کرنے والے پیغمبر تھے۔ انجیلِ مرقس پہلا باب دوسری آیت میں یسعیاہ نبی کے صحیفہ سے اقتباس ہے کہ: ”دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں۔ جو تیری راہ تیار کرے گا۔“

چنانچہ خدا تعالیٰ قادر مطلق کی الہامی کتاب مقدس بائبل میں سب سے پہلے ہمارے بزرگ ایماندار ابراہام کو خدا نے نبی کہا تھا۔ تورات کی کتاب حصہ اول پیدائش (۲۰: ۷) چنانچہ اندیکھے خدا پر اسخ الاعتقاد ایمان کی وجہ سے بزرگ ابراہام ایمانداروں کے باپ کہلاتے ہیں۔ یعنی کہ وہ لوگ جو آسمانی قادر مطلق خدا پر سچے دل سے ایمان رکھتے ہیں وہ ابراہام



کی نسل اور اولاد گئے جاتے ہیں۔ بزرگ ابرہام کو دیدارِ الہی بھی حاصل ہوا تھا۔ لکھا ہے کہ:

”تب خداوند نے ابرہام کو دکھائی دے کر کہا: (کتاب پیدائش ۱۲: ۷)  
ضمیمہ العمری میں بزرگ ابرہام کی بیہوشا بیوی سارہ کے  
موجودہ بیٹے بزرگ اصحاق کی نسل سے ہی تمام انبیاء کرام مبعوث ہوئے  
تھے۔ اور بزرگ اصحاق سے بزرگ یعقوب پیدا ہوئے۔ جن کو خدا  
نے اسرائیل کا نام دیا تھا۔ اور آج تک اُن کی اولاد اور نسل بنی اسرائیل  
اور یہودی قوم کہلاتی ہے۔ اور بنی اسرائیل کے انبیاء کرام کے ذریعہ  
خداوند کی ایک الہامی کتاب مقدس بائبل ہیں لی ہے جس کو پرانا عہد نامہ  
کہتے ہیں جس میں ۳۹ کتابیں ہیں۔ اس کو مختلف انبیاء نے مختلف ناول  
میں مختلف مقامات پر عبرانی زبان میں قلم بند کیا تھا۔ یہ کتاب مقدس  
یہودیوں اور مسیحیوں کے پاس اب تک موجود ہے۔ اس میں بڑی بڑی مشہور  
کتابیں توریت اور زبور اور صحائف الانبیاء شامل ہیں۔ یہودی اور  
مسیحی دونوں مذاہب اس پرانے عہد نامہ کی طباعت اور اشاعت کو  
اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں کتاب مقدس کا دوسرا حصہ انجیل مقدس ہے۔  
اس کو نیا عہد نامہ کہتے ہیں۔ جس کو خداوند یسوع مسیح کے مقرر کردہ مرسلیں نے  
یونانی زبان میں پہلی سن عیسوی میں خود قلمبند کیا تھا۔ اس میں ۲۷  
کتابیں شامل ہیں۔ پرانے عہد نامہ اور نئے عہد نامہ کو کتاب مقدس  
کا نام دیا گیا ہے۔ اور یہ ایک ہی جلد میں مسیحیوں کے پاس موجود ہے  
کیونکہ اس ساری کتاب مقدس میں مسیح خداوند کے زمینی مشن کا ایک  
تسلسل موجود ہے۔ چنانچہ خداوند یسوع مسیح نے یہودیوں کو فرمایا کہ ساری

کتاب مقدس میرے زمینی مشن کی گواہ ہے۔ فرمایا:-

”تم کتاب مقدس میں دھونڈتے ہو اور سمجھتے ہو کہ اس  
میں ہمیشہ کی زندگی نہیں ملتی ہے۔ اور یہ وہ ہے جو  
میری گواہی دیتی ہے۔

پھر بھی تم زندگی پانے کے لئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔“

(انجیل یوحنا ۵: ۳۹-۴۰)

انجیل مقدس میں لکھا ہے کہ اس شخص یسوع کی سبب بنی گواہی  
دیتے“ (اعمال ۱۰: ۴۳)

”سابقہ انبیاء میں مسیح کا رُوح کام کرتا تھا۔ یوں لکھا ہے:-  
”اس نجات کی بابت ان نبیوں نے بڑی تلاش اور تحقیق کی۔  
جنہوں نے اُس فضل کے بارے میں جو تم پر ہونے کو تھا۔  
نبوت کی انہوں نے اس بات کی تحقیق کی کہ مسیح کا رُوح  
جو اُن میں تھا اور پیشتر سے مسیح کے دکھوں اور اُن کے بعد  
کے جلال کی گواہی دیتا تھا۔ وہ کون سے اور کیسے وقت کی  
طرف اشارہ کرتا تھا“ (۱۔ پطرس ۱: ۱۰-۱۱)

انجیل مقدس کی منادی کے دوران خداوند یسوع مسیح کے مقرر کردہ  
رسولوں نے موسیٰ کی توریت کے بارے میں گواہی دی کہ:

”کیونکہ قدیم زمانہ سے ہر شہر میں موسیٰ کی توریت کی منادی  
کرنے والے جوتے چلے آئے ہیں۔ اور وہ ہر نسبت کو عبادت

خانوں میں سنانی جاتی ہے“ (اعمال ۱۵: ۲۱)

اہل اسلام بھی ان سابقہ مذکورہ الہامی کتابوں کا احترام کرتے ہیں۔ مگر



محض لفظی طور پر زبانی زیاتی۔ کیونکہ ان کے پاس یہ الہامی کتب موجود نہیں تھیں۔ یہودیوں اور مسیحیوں کی طرح ان کو دلی عقیدت سے پڑھتے ہیں۔ نہ ان کتابوں کی طباعت اور نشر و اشاعت کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔ اور نہ ان سے روحانی غذا کے حصول کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح وہ سابقہ الہامی کتابوں کے لکھنے والے انبیاء و مرسلین پر تو ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن ان انبیاء اور مرسلین کی نبوت و رسالت کے ثبوت میں ان کے پاس کوئی سابقہ الہامی کتاب موجود نہیں۔ مسیح خداوند نے اپنی انجیلی تعلیمات میں سابقہ انبیاء کی کتابوں کے بکثرت حوالے اور باتیں بیان کی ہیں۔ کیونکہ یہ کتاب مقدس مسیح خداوند کی گواہی دیتی ہے۔ اس لئے مسیحی لوگ کتاب مقدس کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ اور اس کی نشر و اشاعت کے ذمہ دار ہیں۔ کیونکہ سابقہ کتب مسیح یسوع کی شخصیت اور مشن کی سند ہیں۔

بزرگ موسیٰ بنی کے والد کا نام عہرام اور والدہ کا نام یوکید تھا۔ بھائی کا نام ہارون اور بہن کا نام مریم تھا۔ جو لاوی کے قبیلہ میں سے تھے۔ (دکھائی ۲۶: ۵) لیکن مسیح یسوع کی والدہ ہارون کی بہن نہ تھی۔ چنانچہ بزرگ موسیٰ کی نبوت اور صفات نبوت ایک معیار نبوت تصور کیا جاتا رہا ہے۔ کیونکہ ان روئے کتاب مقدس میں صفات نبوت کی خصوصیات زیادہ تر بزرگ موسیٰ کی زندگی میں نظر آتی ہیں۔ کیونکہ پہلی بات یہ ہے کہ خدا کی طرف سے بلا ہٹ ہو۔ جیسے بزرگ موسیٰ کو شخصی طور پر کوہ حورب پر خدا کی طرف سے اس وقت بلا ہوئی۔ جب خدا تعالیٰ نے آگ کی بجلی میں جلوہ گرہ ہو کر ان سے کلام کیا۔ اور فرعون کے مقابلہ کے لئے ان کو معجزات کی قدرت بھی عطا کی گئی تھی۔

(توریت کی کتاب حصہ دوم ۱: ۳-۸)

کسی شخص کو منصب نبوت عطا کرنا خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عطیہ ہے۔ بزرگ موسیٰ نے اگرچہ مصر کے شاہی محلوں میں بڑے ناز و نعمت سے پرورش پائی۔ مصر کے تمام علوم کی تعلیم حاصل کی (اعمال ۷: ۲۲) وہ مصری حکومت میں شاہی خاندان کا ایک فرد شمار ہونے کی وجہ سے کسی اعلیٰ عہدہ پر سرفرازی حاصل کر سکتے تھے۔ اور کسی اعلیٰ منصب کی وجہ سے بڑی آرام دہ باعزت زندگی بلکہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کر سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے مسیح کی خاطر یہ سب کچھ قربان کر دیا۔ اور اُس نے مسیح کی خاطر دکھ اٹھانے کو مصر کے خزانوں سے زیادہ بہتر جانا۔ (عبرانیوں ۱۱: ۲۴-۲۶) بزرگ موسیٰ اپنی قوم بنی اسرائیل کی بابت جو مصر میں غلامی کے دکھوں کی حالت میں تھی۔ ان کے لئے فکر مند اور پریشان رہتے تھے۔ چنانچہ جب وہ مدیان میں اپنے خسر میر و کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اور ان کی بھیسروں کو کوہ حورب کی طرف لے کر گئے تو کوہ حورب پر خدا تعالیٰ آگ کی بجلی میں ان پر جلوہ گرہ اور کلام ہوئے تو یہ ان کے لئے مہر نبوت کا نشان تھا۔ کیونکہ ان کو معجزات کی قدرت بھی دی گئی تھی۔ اور بعد ازاں بزرگ موسیٰ نے اپنے بعد آنے والے ایک عظیم بلکہ ابدی نبی کی آمد کی پیشگوئی کی خوشخبری بھی سنائی جو موسیٰ کی مانند معجز نما ہوگا۔ جو بنی اسرائیل قوم کے لئے اس کی مانند مددگار اور رہنما بھی ہوگا۔ جو ان کو گناہ کی غلامی اور ہلاکت سے رہائی اور آزادی دے گا۔ اور ان کو خدا کی دائمی آسمانی بادشاہی میں شامل کرے گا۔ چنانچہ موسیٰ کی پیشگوئی کے مطابق اُس عظیم موعود بنی یعنی موعودہ مسیح ابدی بادشاہ نے یہودیوں کو دعوت عام دی کہ:

میں تم سے پہچ کہتا ہوں کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے۔

اور غلام ابد تک گھر میں نہیں رہتا بیٹا ابد تک رہتا ہے۔ پس اگر بیٹا تمہیں آزاد کرے گا۔

تو تم واقعی آزاد ہو گئے (انجیل یوحنا: ۸: ۳۴-۳۶)

مسیح خداوند اپنے ایمانداروں کو شاہی کاہنوں کا فرقہ اور ایک مقدس قوم بنا کر جیسے بزرگ موسیٰ نے ان کو ملک موخود کنعان کی طرف رہنمائی کی مسیح خداوند ان کو آسمانی ملک موخود کی طرف لے جانے کی راہنمائی کرتے ہیں۔

چنانچہ بزرگ موسیٰ ملک مصر سے اپنی غلام قوم کو بڑے عجیب و غریب معجزوں کے ساتھ نکال کر ملک موخود کنعان کی طرف لے آئے جس کا خدا نے بزرگ ابراہام بزرگ اسحاق اور بزرگ یعقوب اسرائیل سے وعدہ کیا تھا۔ اور خدا کا یہ وعدہ بنی اسرائیل کے بچے بچے کو یاد تھا۔ کہ خدا نے ملک کنعان ان کو ہمیشہ کے لیے دے دیا ہے۔ اور خدا کا یہ وعدہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ یہی وجہ تھی کہ جب بزرگ موسیٰ نے مصر سے آزادی اور ملک موخود کنعان میں لے جانے کی ان کو خوشخبری سنائی تو بنی اسرائیل قوم کا بچہ بچہ اس کے ساتھ جانے اور روانگی کے لیے تیار ہو گیا اور بنی اسرائیل قوم ملک مصر سے نکل گئی اور ملک کنعان میں صدیوں تک انہوں نے بادشاہی اور نبوت کی تھی۔

نبی کا کام

۱۔ تمام انبیاء کا یہ کام تھا کہ وہ نبوت پرستی کے خلاف منادی کریں۔

۲۔ خدا پرستی کی تعلیم دیں۔ (۳) پیشگوئیاں کہیں (۴) غیب کی خبریں سنائیں (۵) معجزات کریں جو اس کی قوم کے لئے فائدہ مند ہوں (۶) جنگ کی صورت میں قوم کو درست صلاح مشورے دیں (۷) خدا کی طرف سے الہام پاکر لوگوں کو روحانی اخلاقی تعلیم دیں اور موسوی شریعت کی پیروی کی تعلیم دیں۔ یہ باتیں انبیاء کے لیے غیر معمولی نعمت سمجھی جاتی تھیں چنانچہ یہ نعمتیں کتاب مقدس کے تمام انبیاء میں پائی جاتی تھیں جو شخص خود بھی بیمار رہ کر دفات پاجائے وہ برحق معجز نمائی کس طرح ہو سکتا ہے؟ نیز خدا کے آسمانی بیٹے زندہ مسیح مصلوب کا منکر صادق القول بنی نہیں ہو سکتا۔

## نزول الہام

انبیاء کو خدا کا کلام بذریعہ خواب یا رویا یا بذریعہ فرشتہ یا وجد یا الہام یعنی خدا کے روح کی تحریک سے حاصل ہوتا تھا۔ انبیاء پر نزول الہام یا پیغام یا کلام الہی بھی ایک معجزہ تھا۔ اور ہم نہیں جانتے کہ خدا انبیاء کے ذہن میں اپنا کلام کس طرح ڈالتا تھا۔ جس کی انبیاء منادی کرتے تھے۔ اور وہ کلام سابقہ انبیاء کے کلام الہی سے متضاد نہ ہوتا تھا۔ جس نبی کی تعلیم سابقہ انبیاء کی تعلیمات سے متضاد ہوتی۔ اُس کو دائرہ نبوت میں شمار نہیں کیا جاتا تھا۔ اور جو نبی سابقہ نبیوں کی باتیں چوری کر کے پیش کرتا تھا۔ اس کو بھی برحق نبی نہ سمجھا جاتا تھا۔ بنی اسرائیل قوم پر برحق انبیاء کلام مؤثر ہوتا تھا۔ لکھا ہے کہ۔۔۔



”کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور موثر اور ہر ایک دودھاری  
تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ اور جان اور روح اور بند بند  
اور گودے گودے کو جدا کر کے گزر جاتا ہے اور دل کے  
خیالوں اور ارادوں کو جانتا ہے اور اسی سے مخلوقات  
کی کوئی چیز چھپی نہیں“ (خط عبرانیوں ۴: ۱۲-۱۳)

اس لئے کسی سچے نبی کو اپنی نبوت اور اپنا الہام الہی منوانے کے لئے  
اپنی قوم پر کسی قسم کی سختی یا تشدد یا جنگ و جہاد مسلط کرنے کا خیال اور  
ضرورت پیش نہ آئی۔ لکھا ہے کہ انبیاء خدا کے رُوح کی تحریک و ہدایت  
سے کلام کرتے تھے (۲۔ بطرس ۱: ۲۱) یسعیاہ ۵۹: ۲۱ میکاہ ۳: ۸  
چنانچہ باطل کو منوانے کے لئے طاقت  
اور تشدد استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن حق کے اندر مقبولیت کی زبردست  
تاثیر موجود ہے۔ کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور موثر ہے۔  
یسعیاہ نبی کو خداوند نے فرمایا کہ

”میری رُوح جو تجھ پر ہے اور میری باتیں جو میں نے  
تیرے مُنہ میں ڈالی ہیں تیرے مُنہ سے اور تیری نسل  
کے مُنہ سے اور تیری نسل کی نسل کے مُنہ سے اب سے  
لے کر ابد تک جاتی نہ رہیں گی۔ خداوند کا یہی ارشاد ہے۔

(یسعیاہ ۵۹: ۲۱)

مذکورہ حوالہ جات سے اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ خدا کے  
رُوح کی تحریک سے نبیوں کو براہ راست کلام الہی حاصل ہوتا تھا۔  
اور انبیاء اکرام اُسے اپنی زبان میں قلمبند کر کے اس کا تحفظ بھی کرتے تھے

یا اپنے کسی سمجھنے والے یا اپنے زیر تعلیم شاگرد سے لکھواتے تھے کیونکہ لکھا ہے کہ  
خدا کی باتیں ابد تک جاتی نہ رہیں گی  
”موسیٰ نے خداوند کی سب باتیں لکھ لیں“  
(توریت کی کتاب حصہ دوم خروج ۲۴: ۴)

خدا کے کلام کو حفظ کرنے کا حکم بھی دیا لکھا ہے:-  
”سُن اے اسرائیل! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند  
ہے۔ تو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی  
ساری طاقت سے خداوند اپنے خدا سے محبت رکھو  
اور یہ باتیں جن کا حکم آج میں تمہیں دیتا ہوں۔ تیرے  
دل پر نقش رہیں۔ اور تو ان کو اپنی اولاد کے ذہن نشین  
کرنا۔ اور گھر بیٹھے اور راہ چلتے اور لیٹتے اور اُٹھتے  
وقت ان کا ذکر کیا کرنا۔ اور تو نشان کے طور پر ان کو اپنے  
ہاتھ پر باندھنا۔ اور وہ تیری پیشانی پر ٹیکوں کی مانند  
ہوں اور تو ان کو اپنے گھر کی چوکھٹوں اور اپنے پھاٹکوں  
پر لکھنا“ (توریت کی پانچویں کتاب استثنائے ۶: ۴: ۹)

ہمارے پیارے نبی بزرگ موسیٰ کے مددگار شاگرد و شیو  
جن کو ان کے بعد خدا نے نبوت کا مقام اور بنی اسرائیل قوم کی  
رہنمائی اور قیادت بخشی۔ انہوں نے توریت کا آخری حصہ جس میں  
بزرگ موسیٰ کی موت کے حالات و واقعات ہیں لیتوئے نبی نے  
لکھے تھے اور بعد ازاں توریت کی کتاب کی نقل بھی تیار کی گئی لکھا  
ہے کہ:-



”اور اس نے وہاں اُن پتھروں پر موسیٰ کی شریعت کی جو اُس نے لکھی تھی سب بنی اسرائیل کے سامنے ایک

نقل کردہ کی“ (کتاب لیشوع ۸: ۳۲)

بنی اسرائیل قوم کے بنی خواندہ ہوتے تھے وہ ناخواندہ اُمی اُن پڑھ نہ تھے۔ اس لیے کہ شروع ہی سے بنی اسرائیل قوم خواندہ چلی آرہی ہے اس لیے ایک خواندہ قوم کسی غیر قوم کے ناخواندہ شخص کو بنی تسلیم کرنے کے لیے کبھی تیار نہیں ہوتی۔ البتہ کسی ناخواندہ قوم کے لیے جو سابقہ الہامی کتابوں سے ناواقف تھی اُس کا کسی ناخواندہ شخص کو اپنا بنی تسلیم کر لینا ایک الگ بات ہے۔

کتاب مقدس کو اگرچہ مختلف زمانوں میں مختلف مقامات پر مختلف انبیاء کرام نے بذریعہ الہام الہی خود قلم بند کیا تھا۔ تاہم اُس کے نفسِ مضمون اور حالات و واقعات اور تاریخی اور جغرافیائی بیانات کے تسلسل سے پتہ چلتا ہے کہ دراصل اس کتاب مقدس کا دینے والا ایک ہی خدائے واحد ہے۔ اس لیے کہ اس کو قلم بند کرنے والے انبیاء و مرسلین ایک ہی آسمانی خدا کی طرف سے بھیجے گئے تھے چنانچہ مسیحی، محققین و منکرین نے لکھا ہے کہ کتاب مقدس بائبل قریباً ۱۵۰۰ سالوں کے عرصہ میں متعدد ملہم انبیاء نے قلمبند کیا تھا۔ تاہم اس کا حقیقی مصنف کوئی انسان نہیں بلکہ آسمانی خدائے واحد ہے جس کے حکم ربانی سے اُسے احاطہ تحریر میں لایا گیا تھا۔

خدائے بہر نبی کی خوبیوں اور صفات اور کمزوریوں کو جو ظاہر یا پوشیدہ تھیں منظر عام بیان کیا ہے تاکہ وہ تمام ایمانداروں اور کل

انسانوں کے لیے جائزے عبرت ٹھہریں اور کوئی شخص اپنی راستبازی پر فخر نہ کرے۔ کیونکہ ہر انسان پر کسی وقت بھی نفسِ امارہ کا غلبہ ہو سکتا ہے۔ تمام بنی نسلِ آدم سے تھے وہ محض انسان تھے لیکن وہ خدائے حق سے اُن سے خطایا غلطی یا لغزش نہیں ہو سکتی۔ البتہ خداوند یسوع مسیح کی بات لکھا ہے کہ اُن کی ولادت بے پدر واقع ہوئی۔ اس لیے وہ آدم کے سلب سے نہ تھے۔ بلکہ اُن کی ولادت معجزانہ بے پدر تھی۔ اس لیے خدا کے مقرب فرشتہ جبرائیل کے پیغام الہی کے مطابق وہ مولودِ مقدس اور پیدائشی معصوم تھے۔ اور اُس کی ذات میں گناہ نہ تھا۔ وہ ایک بے عیب، بے داغ گناہ سے پاک اور خدا کی صورت پر ابن اللہ ذاتِ الہی کا نقش اور اُس کے حلالِ کاپرہ تو اور عالمِ محبت میں خدا کا پیارا برگزیدہ اور عزیز بیٹا ہے۔ وہ آسمانی بستی خدا میں سے نکلا۔ اور اُس نے جو آسمانی بستی تھا جو ازل سے ذاتِ الہی میں درپردہ محبوبِ خدا تھا۔ خدا سے صادر ہو کر آسمان سے اتر کر بے پدر ولادت کے ساتھ انسانی صورت اختیار کی تھی کیونکہ وہ ازل سے ابد تک خدایِ محبت یعنی آسمانی باپ کا محبوبِ خدا اور خدایِ محبت و محبوبِ خدا کی ذات میں تقدم و مؤخر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن جب وقت پورا ہو گیا۔ تو خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوا“ (گلیتوں ۴: ۴) بھیجا سے کیا مراد ہے؟ خداوند یسوع مسیح نے فرمایا:-

اے باپ! تو اُس ملامت سے جو میں دنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا۔ مجھے اپنے ساتھ ملامت بنا دے“ کیونکہ تو نے بنا ہی عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی“ (انجیل یوحنا ۱۷: ۲۴)

میں آدل اور آخر۔ اور زندہ ہوں۔ میں مر گیا تھا۔ اور بچ  
ابد الابد زندہ رہوں گا۔ اور موت اور عالم ارواح کی کنجیاں  
میرے پاس ہیں۔ (مکاشفہ: ۱۷-۱۸)

”باب بیٹے سے محبت رکھنا ہے۔“ (انجیل یوحنا ۳: ۳۵)

”باب بیٹے کو عزیز رکھنا ہے۔“ (انجیل یوحنا ۵: ۲۰)

”میں الفا اور امیگا ہوں۔“ (مکاشفہ: ۸)

وہ لوگ جو خداوند یسوع مسیح کو دوسرے نبیوں کی طرح محض ایک نبی اور  
حادث انسان سمجھتے ہیں اور اپنے مذہب کے بانیوں میں یسوع خداوند کی  
طرح ان میں ازلی الٰہیت کا ایسا عظیم جلال نہیں دیکھتے تو وہ مارے  
حسد و تعصب اس کو ازلی الٰہیت کا کامل مظہر اور اس کو خدا کے جلال  
کا پرتو اور ذات الٰہی کا نقش اور خدا کی صورت تسلیم کرنے کی بجائے  
اس پر عیب جوئی کرتے ہیں کیونکہ الٰہیت کے جلال میں یسوع کو جو  
الٰہی الٰہیت کا آسمانی مرتبہ و مقام حاصل ہے وہ کسی مذہب کے بانی کو  
حاصل نہیں۔ اس لئے وہ ٹھوکر کھاتے ہیں اور زندہ یسوع مصلوب کے  
وسیلہ سے نجات کے الٰہی انتظام کو قبول کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں  
وہ نجات اور وصال باری تعالیٰ حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ انسان مذہبی  
ضد بازی کا شکار ہے اور وہ اپنی خاندانی موروثی مذہبی رسومات میں  
جکڑا ہوا ہے۔ اور خاندانی تعلق داریوں کے مذہب سے ان کو نکلتا  
وہاں جان معلوم ہوتا ہے۔

الہامی نسخے کتاب مقدس کے ابتدائی قدیمی نسخوں کی نقل و نقل کے  
دوران کسی کاتب سے سہوا کسی زیر زبر اعراب کی غلطی

تعب کی بات نہیں کیونکہ مختلف نسخہ جات کی موجودگی ایسی معمولی غلطیاں  
درست ہو جاتی ہیں کیونکہ تمام نسخہ جات قلمی تھے لیکن پریس کی ایجاد  
جو محض کتاب مقدس کی طباعت کی خاطر ہوئی وہ تو دو تین صدیوں کی  
بات ہے۔

ہر یہودی بادشاہ اپنی تاج پوشی کے وقت اپنے لئے کتاب مقدس  
کا ایک خاص نسخہ تیار کروا کر رکھ لیتا تھا۔ یوں لکھا ہے کہ:-  
”تو اپنے بھائیوں میں سے ہی کسی کو بادشاہ بنانا۔ اور  
پر دیسی کو جو تیرا بھائی نہیں اپنے اوپر حاکم نہ کر لینا۔“  
اور جب وہ تخت سلطنت پر جلوس کرے تو اسے  
شرعیت کی جولا دی کا ہنوں کے پاس رہے گی۔ ایک نقل  
اپنے لئے ایک کتاب میں اتار لے اور وہ اسے اپنے پاس  
رکھے اور اپنی ساری عمر اس کو پڑھا کرے تاکہ وہ خداوند  
اپنے خدا کا خوف ماننا اور اس شرعیت اور آئین کی سب  
باتوں پر عمل کرنا سکھے۔“ (استثنا: ۱۷: ۱۵، ۱۸، ۱۹)

چنانچہ بنی اسرائیل قوم کے لئے کسی طرح بھی یہ ممکن نہ تھا کہ وہ  
کسی غیر اسرائیلی کو اپنا بادشاہ یا اپنا نبی تسلیم کرے۔ لائق نبی کو کتاب  
مقدس کی تعلیمات اور شرعیت کے احکام و قوانین کا پورا پورا علم ہوتا  
تھا۔ چنانچہ کتاب مقدس کی صحت و صداقت کی جانچ پڑتال کا یہ طریقہ ہے  
کہ اس کی اصلی الہامی زبانوں یعنی عبرانی، لاطینی اور یونانی میں قلمبند کردہ قدیمی  
نسخہ جات کا مقابلہ موزانہ کر کے دیکھا جائے جو دو مختلف العقیدہ یہودیوں  
اور مسیحیوں کے پاس لا تبدیل حالت میں موجود و محفوظ ہیں اور ان قدیمی نسخہ



جیات کی نقول کو جسے انوار قبولاجیکل سیمینری میں بھی موجود ہیں اور ان کی عبرانی اور یونانی زبانیں پاکستان سیمینریوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔

قریباً دنیا کی تمام معرفت اور غیر معرفت زبانوں میں کتاب مقدس کے تراجم بھی موجود ہیں۔ جو ایسی خوش اسلوبی اور ادبی زبانوں میں کئے گئے ہیں کہ ہر ترجمہ کے الہامی ہونے کا شائبہ ہوتا ہے۔ اس لیے کتاب مقدس کے قدیم اردو حیدر اردو اور انگریزی، عربی اور فارسی وغیرہ تراجم کا باہم موازنہ، مقابلہ کر کے کتاب مقدس کی صحت و صداقت، پر تحریف یا رد و بدل کا انم لگانا کم ظنی ہے۔ بلکہ بے علمی اور غیر دانشمندی ہے اور نا اہلیت ہے اہل اسلام خود تو قرآن مجید کے غیر زبانوں میں ترجموں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ لیکن کتاب مقدس کے تراجم کو تحریف و تیسخ کا ذریعہ بناتے ہیں۔ جس طرح محققین و مفکرین قرآن مجید کے قدیم و جدید عربی نسخوں کا موازنہ مقابلہ کر کے اس کی صحت و صداقت کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ اور اس کے اردو یا انگریزی تراجم کی مدد سے اس کی صحت و صداقت کا اندازہ نہیں لگاتے اسی طرح چاہیے کہ اہل اسلام بھی کتاب مقدس کے لیے یہی طریقہ اختیار کریں۔ اور کتاب مقدس کے مختلف زبانوں مثلاً اردو اور انگریزی تراجم کو سامنے رکھ کر ان پر اعتراض کر کے خود بخود اپنا دماغ خراب نہ کیا کریں۔ بلکہ تحقیق حق کا صحیح طریقہ کار اختیار کریں اور مسیحیوں کے سامنے اپنی جگہ ہنسائی نہ کریں کیونکہ کتاب مقدس کے قدیم و جدید عبرانی اور یونانی نسخوں میں کوئی لفظی اور معنوی اختلاف نہیں اور مہبود و نصاریٰ کے پاس عبرانی اور یونانی الہامی زبان میں اس کے قدیم و جدید نسخے موجود ہیں۔ اور مسلمان ان کو سمجھنے پڑھنے سے

قاصر ہیں۔

۱. خدا کی کتاب مقدس ہیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کون ہے؟

۲. خدا آدمیوں سے کیا توقع کرتا ہے؟

۳. خدا نے گنہگار انسانوں کو آتش جہنم سے بچانے کے لیے کیا کیا؟

## جھوٹے انبیاء

کتاب مقدس میں جھوٹے نبیوں کے بارے میں بھی کچھ لکھا گیا ہے جو اپنے جھوٹے خوابوں کو خدا کے کلام کا نام دیتے تھے اور ان کی تعلیم خدا کے کلام کے مطابق نہ تھی۔ وہ کتاب مقدس کے تاریخی حقائق و واقعات کو غلط رنگ دیتے تھے۔ وہ خدا کے سچے نبیوں کی باتوں کو چوری کرتے تھے چنانچہ یرمیاہ نبی کی معرفت خدا نے فرمایا ہے کہ:-

”اس لیے دیکھ میں خداوند ان نبیوں کا مخالف ہوں۔ خداوند فرماتا ہے۔

جو ایک دوسرے سے میری باتیں چراتے ہیں۔

دیکھ میں ان نبیوں کا مخالف ہوں خداوند فرماتا ہے۔

جو اپنی زبان کو استعمال لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خداوند فرماتا

ہے۔ خداوند فرماتا ہے۔ دیکھ میں ان کا مخالف ہوں۔

جو جھوٹے خوابوں کو نبوت کہتے ہیں۔ اور بیان کرتے ہیں۔

اور اپنی جھوٹی باتوں سے اور لاف زنی سے میرے لوگوں کو

گمراہ کرتے ہیں لیکن میں نے ان کو بھیجا نہ حکم دیا۔

اس لیے ان لوگوں کو ان سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا۔ خداوند فرماتا ہے۔

(یرمیاہ ۲۳: ۲۰-۲۲)



یسوع نے فرمایا ہے: "جوڑے بنیوں سے خبردار رہو۔"

خداوند یسوع مسیح مولودِ مقدس کے ظہور و تجسم سے پیشتر بنی اسرائیل قوم کی طرف جتنی مہم ہستیوں کی آمد کا ذکر آیا ہے جن کو خدا کی طرف سے بلا ہٹ ہوئی جن پر خدا کلام نازل ہوا۔ اور جن سے پیشگوئیاں ہوئیں۔ معجزے ظاہر ہوئے وہ خدا کے نبی کہلاتے تھے۔ ان کے لئے اردو ترجمہ میں رسول کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ بنیوں کے لئے پیغمبر کا لفظ بھی آیا ہے۔ جیسے ذکر یاہ نبی کے بیٹے یوحنا نبی بھی تھے اور پیغمبر بھی تھے۔ کیونکہ انہوں نے لوگوں کو اپنے بعد ایک عظیم نبی کی آمد کی خوشخبری کا پیغام سنایا تھا اور اُس نے جب خداوند یسوع مسیح کو دیکھا تو گواہی دی کہ:-

دیکھو یہ خدا کا بڑا ہے۔ جو دنیا کا گناہ اٹھائے جاتا ہے۔ یہ وہی ہے جس کی بابت میں نے کہا تھا کہ ایک شخص میرے بعد آتا ہے۔

جو مجھ سے مقدم ظہر اے۔ کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔ "چنانچہ میں نے دیکھا اور گواہی دی ہے۔"

کہ یہ خدا کا بیٹا ہے " (انجیل یوحنا ۱: ۲۹-۳۰، ۳۴) کیونکہ یسعیاہ نبی کے صحنہ میں مسیح موعود کی آمد سے پیشتر ایک پیغمبر کی آمد کی پیشگوئی مرقوم ہے کہ:-

"دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں جو تیری راہ تیار کرے گا۔" (انجیل مرقس ۱: ۲)

ملاکی نبی نے بطور پیشگوئی مسیح کی آمد کو ایک عہد کار رسول قرار دیا ہے:-  
ہاں عہد کار رسول۔ جس کے آرزو مند ہو آئے گا۔ (ملاکی ۳: ۱)  
عبرانیوں کے خط میں اس پیشگوئی کا اعادہ کیا گیا ہے کہ وہ عہد کار رسول اور سردار کاہن ہے:-

"اُس رسول اور سردار کاہن یسوع پر غور کرو جس کا ہم

اقرار کرتے ہیں: (خط عبرانیوں ۱: ۳)

چنانچہ خداوند یسوع مسیح کی آمد و ظہور و تجسم سے مسیح خداوند کے مقرر کردہ رسولوں کی رسالت کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔ فرمایا کہ:-

"شریعت آمد انبیاء یوں تک رہے۔" (انجیل لوقا ۱۶: ۱۶)  
لیکن اپنے منتخب شاگردوں کو رسول کا لقب دیا لکھا ہے کہ:-

اور خدا سے دعا کرنے میں ساری رات گزاری جب دن ہوا تو اُس نے اپنے شاگردوں کو پاس بلا کر ان میں سے بارہ چُن لئے اور ان کو رسول کا لقب دیا۔  
(انجیل لوقا ۶: ۱۲-۱۳)

چونکہ خداوند یسوع مسیح ذاتِ الہی کا ظہور و تجسم تھے اس لئے وہ اس معاملہ میں بھی صاحب اختیار تھے کہ اپنے شاگردوں کو رسول کا لقب دیں اور صفاتِ رسالت عطا کریں۔

یہودی اُس عظیم موعودہ نبی مسیح کی آمد کو ایک عظیم ابدی بادشاہ کی آمد خیال کرتے تھے جو ان کو بادشاہی عطا کرے گا۔ چنانچہ خداوند یسوع مسیح کے ظہور و تجسم آمد تو لد سے پیشتر جب خدا کے مقرب جبرئیل فرشتہ کو مریم مقدسہ دختر عیسیٰ (انجیل لوقا ۳: ۲۳) کے پاس بھیجا تو اس نے

مریم مقدسہ کو بعد از مودبانہ سلام لیسوع مولود مقدس کی بے پدر ولادت کی خوشخبری سنائی کہ:-

”اور تیرے بیٹا ہوگا۔ اُس کا نام لیسوع رکھنا وہ بزرگ ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا۔ اور خداوند خدا اُس کے باپ داؤد کا تخت اُسے دے گا۔ اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا۔

اور اُس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا (انجیل لوقا: ۳۱-۳۳) اُس کی شب ولادت میدان کے چرواہوں کو فرشتہ نے داؤد کے شہر بیت لحم میں اُس کی ولادت باسعادت کی خوشخبری سنائی تھی کہ:-

”دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری اُمت کے واسطے ہوگی۔

کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لیے ایک منجی پیدا ہوا ہے۔ یعنی مسیح خداوند اور اس کا تمہارے لینے کا نشان ہے۔ کہ تم ایک بچہ کو کپڑے میں لپیٹا اور چرنی میں پڑا ہوا پاؤ گے“

(انجیل لوقا: ۲: ۱۱-۱۲)

اور پورب کے مجوسی بھی آسمان پر ایک روشن ستارے کے طلوع کی رہنمائی میں یہودیوں کے بادشاہ کی پیدائش کی خوشخبری کا پیغام لے کر آئے تھے۔ کیونکہ وہ ماہر علم نجوم تھے جب وہ اُس آسمانی ستارہ کی رہنمائی میں یروشلم پہنچے تو انہوں نے رومی بادشاہ ہیرودیس سے پوچھا کہ:-

”یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے؟ کیونکہ پورب میں اُس کا ستارہ دیکھ کر ہم اُسے سجدہ کرنے

آئے ہیں۔ یہ سن کر ہیرودیس بادشاہ اور اُس کے ساتھی یروشلم کے سب لوگ گھبرا گئے۔ اور اُس نے قوم کے سب سردار کاہنوں اور فقیہوں کو جمع کر کے ان سے پوچھا کہ مسیح کی پیدائش کہاں ہونی چاہیئے۔ انہوں نے اس سے کہا یہودیہ کے بیت لحم میں کیونکہ نبی کی معرفت یوں لکھا گیا ہے کہ اے بیت لحم یہودیہ کے علاقے تو یہوداہ کے حاکموں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں۔ کیونکہ تجھ میں سے ایک سردار نکلے گا۔

جو میری اُمت اسرائیل کی نگہ بانی کرے گا (انجیل متی: ۲: ۶-۷) خداوند لیسوع مسیح کی آمد موسیٰ کی مانند قوم یہود کے لیے ایک ہمدرد اور عظیم حلیم ابدی نبی بلکہ ایک عہد کے رسول اور ایک ابدی بادشاہ کی آمد تھی۔ اسی لیے یہودیوں نے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ مسیح ابد تک رہے گا۔ لکھا ہے:-

”لوگوں نے اس کو جواب دیا کہ ہم نے شریعت کی بات سنی ہے کہ مسیح ابد تک رہے گا۔

پھر کیونکہ کہتا ہے کہ ابن آدم کا اونچے پر چڑھایا جانا ضرور ہے“ (انجیل یوحنا: ۱۲: ۳۴)

بزرگ موسیٰ اور خداوند لیسوع مسیح کے مرتبہ اور مقام کے بارے میں لکھا ہے کہ:-

”موسیٰ تو اُس (خدا) کے سارے گھر میں خادم کی طرح دیا ندرار رہا کہ آئندہ بیان ہونے والی باتوں کی گواہی دے۔ لیکن مسیح بیٹے کی طرح اُس (خدا) کے گھر کا مختار ہے



اور اس کا گھر ہم ہیں“ (عبرائیوں ۳: ۵-۶)  
 خداوند یسوع مسیح نے اپنے ان خاص برگزیدہ شاگردوں کو  
 رسول کا لقب دیا تھا تاکہ وہ دن رات ہر دم اس کے ساتھ ساتھ رہیں  
 اور اس کی قدرت اور جلالی عظمت کے عالیشان معجزات دیکھیں  
 اور گناہوں سے نجات کی خوشخبری کے بادشاہی کلام کو سنیں اور اس  
 کے زمینی مشن کی تمام اقوام عالم کی ساری خلق کے سامنے گواہی دیں  
 اس کے شاگردوں میں رسالت کی تمام اعلیٰ خوبیاں موجود تھیں اور  
 ان کے رسوم میں صفات نبوت بھی موجود تھیں یہودیوں نے  
 یسوع خداوند کی آمد کو ایک موجود نبی کی آمد تسلیم کیا (انجیل یوحنا: ۱۲)  
 ”پس جو معجزہ اس نے دکھایا وہ لوگ اسے دیکھ کر کہنے لگے۔  
 یوحنا دنیا میں اسے والا تھا فہ الحقیقت یہی ہے۔“

(انجیل یوحنا: ۱۲)

یسعیاہ نبی نے یسوع مسیح کی زندگی سے سینکڑوں سال پیشتر  
 نبوت کی روح سے لکھا ہے کہ وہ کنواری سے پیدا ہوگا۔  
 ”اور اس کا نام اعما نوازل رکھیں گے۔“

جس کا ترجمہ ہے۔ خدا ہمارے ساتھ“ (انجیل متی: ۱: ۲۳)  
 لہذا جناب یسوع مسیح کی پیدائش اور ایک موعود مقدس معصوم  
 ہستی کی آمد تھی۔ ایک بے عیب بے داغ بے گناہ انسان کا بل تقدس  
 عظیم نبی اور ابدی بادشاہ اور رسول مقبول کی آمد تھی بلکہ یہ انسانی  
 صورت میں مظہر خدا کی دنیا میں آمد تھی۔ یہ خدا کے آسمانی ازلی بیٹے  
 محبوب خدا کی آمد تھی۔ یہ گناہگاروں کے لیے بھی عالمین کی آمد تھی۔

کوئی نبی گناہگاروں کا نجات دہندہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسی کوئی  
 بات کسی الہی کتاب میں موجود نہیں۔ اس لیے گناہگاروں کی نجات  
 کے لیے خدا نے خود انسانی صورت میں ظہور و تجسم فرمایا تھا۔ اور  
 ذات الہی کا ظہور و تجسم کسی گناہگار شخصیت میں ممکن نہ تھا۔  
 اس لیے خدا کی ذات الہی کا ظہور ایسی شخصیت میں ہونا جو انسان  
 کا بل بھی تھا۔ اس میں نبوت و رسالت کی مقدس صفات بھی  
 تھیں اور وہ الٰہیت کی ساری معموری کے باطن صاحب  
 اختیار بھی تھا۔ اور اسی انجلی تعلیم سے صاف ظاہر ہے کہ وہ صاحب  
 اختیار کی طرح کلام بھی کرتا تھا اور کام بھی۔ خدا باپ کے  
 میں جو علم خدا کا بیٹا رکھتا ہے وہ کوئی نبی نہیں جانتا۔ فرمایا۔  
 ”میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا۔ اور کوئی  
 بیٹے کو نہیں جانتا۔ سوا باپ کے اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سوا  
 بیٹے کے اس کے جس پر بیٹا اسے ظاہر کرنا چاہے“ (متی: ۱۱: ۲۷)  
 فرمایا کہ ”آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے“  
 مجھے زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔۔۔  
 ”قیامت اور زندگی تو ہیں ہوں۔“

- روز قیامت عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپرد کیا گیا  
 ہے۔ ہمیشہ کی زندگی اور فردوس کا اختیار اس کے  
 پاس ہے تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے؟ (یوحنا: ۸: ۹۶)  
 تا تب ڈاکو سے کہا: میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ  
 اب ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا (انجیل یوحنا: ۳: ۳۶)



”تم جانو کہ ابن آدم (مسیح) کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے“ (انجیل مرقس ۲: ۱۵)

”کیونکہ باپ کسی کی عدالت بھی نہیں کرتا بلکہ اُس نے عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپرد کیا ہے“ (انجیل یوحنا ۵: ۲۲)

”میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لیے جگہ تیار کروں۔ اور اگر میں جا کر تمہارے لیے جگہ تیار کروں۔ تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا۔ تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔“ (انجیل یوحنا ۱۴: ۲-۳)

”میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔“ (انجیل یوحنا ۱۴: ۱۲)

چنانچہ اس نے اپنے انجیل کلام الہی کی تعلیم دیتے وقت بھی اور معجزانہ کاموں کے دوران بھی خدا کی طرح اپنا امیر الہی اور حکم ربانی استعمال کیا ہے۔ چونکہ اُس کا انجیلی کلام دوسرے انبیاء کی طرح نہیں اس لیے غیر مذاہب حسد و تعصب کی وجہ سے اُسے رد کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اُسے خدا کی ذات الہی کا ظہور و تجسم نہیں مانتے۔

اُس نے اپنے مصلوب کئے جانے سے پیشتر اپنے واقعات صلیب اپنے جسمانی دکھوں اور اذیتوں اور صلیبی موت کے بعد مردوں میں سے جی اٹھنے اور صعود آسمانی اور اپنے بد کلیسیا کے لیے دوسرے آسمانی مددگار رُوحِ حق رُوحِ القدس کے اپنے شاگردوں پر نزول کی بابت اور رُوحِ زمین پر مسیحیت کی توسیع و ترقی کی بابت اور اپنے مقرر کردہ رسولوں کے مافق معجزات کے ظاہر ہونے کی بابت جو کچھ ارشاد فرمایا تھا وہ سب کچھ اُسی

طرح لفظ بہ لفظ پورا ہوا۔ اپنی آمد ثانی کی بابت بھی جو کچھ ارشاد فرمایا تھا۔ وہ بھی عنقریب پورا ہو کر رہے گا۔ رُوحِ زمین کی تمام مسیحی دنیا کے ساتھ اہل اسلام بھی اُس کی آسمانی آمد ثانی کے منتظر ہیں اور جھوٹے مسیح جو آتے ہیں۔ اُن کے مخالف ہیں۔

## شانِ رسول

خدا کی طرف سے نجات اور ہمیشہ کی زندگی کا پیغام حق لانے اور سنانے والے کو رسول کہتے ہیں۔ رسول کا مطلب ہے اپنی مقاصد خدا کے چنے ہوئے، خدا کے مخصوص کئے ہوئے، خدا کی طرف سے خوشخبری کے لیے بھیجے ہوئے، اور گناہوں سے نجات اور خدا کی بادشاہی کی خوشخبری دینے والے معجز نما اصحاب کو کہتے ہیں۔ یونانی زبان میں لفظ اپستالاس ἀποστόλους کا ترجمہ رسول ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے بہت سارے شاگردوں میں سے اپنے زمین مشن کی گواہی اور منادی کے لیے بارہ خاص شاگردوں کا انتخاب کیا۔ تاکہ وہ ہر وقت اُس کے ساتھ ساتھ رہیں۔ اور اُس کو عذر سے دیکھیں اور اُس سے سکھیں مسیح کی شخصیت کا بغور مطالعہ کریں۔ اس کی عادت و اطوار سے فیضیاب ہوں۔ اور اُس کا جلال دیکھیں اور اُس نے اُن کو رسول کا لقب دیا۔ (انجیل لوقا ۶: ۱۳) تاکہ وہ اُس سے گناہوں کی معافی اور نجات اور ہمیشہ کی آسمانی زندگی اور خدا کی بادشاہی کی خوشخبری کا پیغام حق سنیں۔ اور دنیا کی انتہا تک ساری قوموں بلکہ ساری خلق کے سامنے یسوع کے نام کی منادی کریں۔ ارشاد فرمایا کہ۔۔۔ سراط المستقیم

”راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے

بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔ (انجیل یوحنا ۱۴: ۶) ”تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔ جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا۔ جو ایمان نہ لائے وہ محسوم ٹھہرایا جائے گا۔“ (انجیل مرقس ۱۶: ۱۵-۱۶)

پرانے عہد نامہ کے مطابق سابقہ انبیاء کا دائرہ نبوت و خدمت صرف بنی اسرائیل قوم تک محدود تھا۔ وہ اُن کے لیے پیشگوئیاں کرتے تھے اُن کے لیے معجزے کرتے تھے ان کو غیب کی خبریں، سناتے تھے۔ اُن کو موسوی شریعت کے احکام اور آئین و قوانین کی تعلیم دیتے تھے۔ لیکن اُن کے پاس غیر قوموں کے لیے نجات کی خوشخبری اور خدا کی بادشاہی اور ہمیشہ کی زندگی کا کوئی عالمگیر پیغام نہ تھا۔ اس لیے سابقہ مصلیوں کے لیے صرف بنی کا لفظ استعمال ہوا ہے اور اُن کے لیے رسول کا لفظ ہرگز استعمال نہیں ہوا۔ اگرچہ ایک بنی اور ایک رسول میں صفاتی طور پر بڑا فرق نہیں ہوتا۔ البتہ فرق صرف ان کے نجات کے عظیم پیغام اور ہمیشہ کی زندگی کی منادی اور خدا کی بادشاہی کی خوشخبری کے پیغام حق میں تھا۔ لہذا مسیح خداوند کے مقرر کردہ شاگرد رسول بھی تھے وہ بنی بھی تھے۔ وہ انجیل کے مُبشر تھے۔

اہل اسلام کو جن رُسل پر ایمان مفصل از روئے قرآن دیا گیا ہے وہ خداوند یسوع مسیح کے مقرر کردہ مُرسلین ہی تھے۔ کیونکہ سابقہ الہامی کُتب میں نبیوں کے لیے رسول کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ لہذا جناب عیسیٰ المسیح کے حواری جن پر وحی نازل ہوئی تھی۔ سورہ المائدہ ۱۱۱ آیت اور سورہ یسین کی آیت ۱۳ تا ۲۱ آیت کے مطابق وہ مُرسلون مسیح خداوند کے انجیل نویس معجز نما رُسل مسیحی شہداء تھے اور وہ



حقیقی مسکین تھے۔ جو اہل اسلام کا جزو ایمان ہیں۔ سورہ نساء ۱۳۶ آیت۔  
 کسی شخص کا رسول (عبرانی: شلیخ) بمعنی نمائندہ اپنے بھیجنے والے کی  
 مانند ہوتا ہے۔ انگریزی میں اُسے سفیر بھی کہہ سکتے ہیں۔ چنانچہ خداوند  
 یسوع مسیح نے اپنے رسولوں کو بھیجتے وقت ان کو اپنا اختیار دیا تھا۔  
 بیماروں کو شفا دینے اور بدروحوں کو نکالنے، مردوں کو زندہ کرنے کا  
 اختیار یسوع خداوند نے فرمایا:-

”جو تم کو قبول کرتا ہے۔ وہ مجھے قبول کرتا ہے۔“

اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول

کرتا ہے۔ (انجیل متی ۱۰: ۴۰)

”اور اُس نے بارہ کو مقرر کیا۔ تاکہ اُس کے ساتھ رہیں۔“

اور وہ ان کو بھیجے کہ منادی کریں۔ اور بدروحوں کو نکالنے

کا اختیار رکھیں۔ (انجیل مرقس ۳: ۱۴-۱۵)

فرمایا۔ چلتے چلتے یہ منادی کرتا کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے

بیماروں کو اچھا کرنا۔ مردوں کو زندہ کرنا۔ اور بدروحوں کو پاک صاف

کرنا۔ بدروحوں کو نکالنا۔ تاکہ ملت پاپا۔ مفت دنیا“

(انجیل متی ۱۰: ۸-۷)

”یسوع نے پھر ان سے کہا تمہاری سلامتی ہو جس طرح

باپ نے مجھے بھیجا ہے۔ اُسی طرح میں بھی تمہیں بھیجتا ہوں۔“

اور یہ کہہ کر ان پر ہتھ لگا۔ اور ان سے کہا رُوح القدس لو۔“

(انجیل یوحنا ۲: ۲۱-۲۲)

چنانچہ خداوند یسوع مسیح کے حکم کے مطابق اُس کے گھر کو وہ رسولوں سے

بکثرت معجزے سرزد ہوئے تھے۔ اور ان کی زبان سے ہر جگہ اس کا نجات  
 بخش بادشاہی انجیلی کلام الہی مؤثر اور پھلدار ثابت ہوا۔ اب آپ  
 نبیوں اور رسولوں کی صفات اور اختیارات کے فرق کو اچھی طرح سمجھ گئے  
 ہوں گے۔

پرانا عہد نامہ جس میں توریت شریف، زبور شریف اور صحائف  
 الانبیاء کی کتب شامل ہیں ان میں جہاں جہاں رسول کا لفظ چند مقامات  
 پر استعمال ہوا ہے۔ وہ سابقہ نبیوں کے لیے نہیں بلکہ صرف عیسیٰ مسیح  
 موعود کے لیے پیشگوئی کے طور پر آیا ہے۔

(دیکھو یسعیاہ ۴۲: ۹، ۴۳: ۲، ۴۴: ۲، ملاکی ۳: ۲، ۴: ۱)

چنانچہ کلیسیا کی بنیاد خدا کے ازلی ابدی آسمانی بیٹے کے نام پر  
 رکھی گئی ہے۔ جو ساری دنیا کی نجات کی خاطر بعد از مصلوب  
 موت اور قبر پر غالب آکر زندہ ہوئے جس نے کلیسیا کی توسیع و ترقی  
 کی خاطر مقدس رسولوں کو مقرر کیا تھا۔

لیکن انجیل مقدس میں تمام مسیحیوں کے لیے مقدسین کے الفاظ  
 استعمال ہوئے ہیں۔ (اعمال ۹: ۱۳) (۱: ۱) (۱: ۱) (۱: ۱)

اور مقدس پولس رسول نے لکھا ہے کہ کلیسیا کے لوگ خدا کے گھرانے  
 کے لوگ ہو گئے :-

”پس اب تم پر دلیلی اور مسافر نہیں رہے بلکہ مقدسوں

کے ہموطن اور خدا کے گھرانے کے ہو گئے اور رسولوں اور

نبیوں کی نیو پر جس کے کونے کے سرے کا پتھر خود مسیح یسوع

ہے تعمیر کئے گئے ہو“ (افسیوں ۲: ۱۹-۲۰)

چنانچہ اقتباس ہے کہ :- جو کوئی اللہ پر اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں پر اور آخری دن پر یقین نہ رکھے وہ گمراہی میں بہت دُور جا پڑا! (قرآن سورہ نمل ۱۳۶ آیت)

پس اہل اسلام جن رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں وہ مسیح خداوند کے مقرر کردہ رسول تھے ورنہ سابقہ کتب میں تو نبیوں کو رسول کا نام ہی نہیں دیا گیا۔ قرینا انہی بارانجیل مقدس میں رسول کا لفظ استعمال ہوا ہے اور یہ رسول کا لقب صرف خداوند یسوع مسیح کے مقرر کردہ رسولوں کے لئے استعمال ہوا ہے اس لئے انجیلی دُور رسولوں کا دُور بھی کہلاتا ہے۔

قرآن مجید میں بھی سورہ یس ۱۳ تا ۲۱ آیات میں جناب عیسیٰ المسیح کے حواریوں کے لئے چار دفعہ مُرسَلون یعنی رسل کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے جناب مولانا اشرف علی تھانوی مترجم قرآن نے مذکورہ بالا آیات کا یوں ترجمہ کیا ہے بمعہ حاشیہ ملاحظہ فرمائیں :-

اور آپ اُن کے سامنے ایک قصہ یعنی ایک بستی والوں کا قصہ اُس وقت کا بیان کیجئے جبکہ اُس بستی میں کئی رسول (المُرسلون) آئے یعنی جبکہ ہم نے اُن کے پاس (اول) دو کو بھیجا سو اُن لوگوں نے (اول) دونوں کو جھوٹا بتلایا پھر تیسرے (رسول) سے تائید کی سو اُن تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں۔ اُن لوگوں نے کہا کہ تم تو ہماری طرح محض معمولی آدمی ہو۔ اور خدا ہی رحمن نے تو کوئی چیز نازل (ہی) نہیں کی تم نہ اُجھوٹ بولتے ہو۔ اُن رسولوں نے کہا ہمارا پروردگار علیم ہے کہ بیشک ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں اور ہمارے پاس ذمہ تو صرف واضح طور پر حکم کا پہنچا دینا تھا۔ وہ لوگ کہنے لگے

ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہارے سے تمہارا کام تمام کر دیں گے۔ اور تم کو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہنچے گی۔ اُن رسولوں نے کہا۔ تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے۔ کیا اس کو نحوست سمجھتے ہو کہ تم کو نصیحت کی جائے بلکہ تم (خود خدا عقل شرع) سے نکل جانے والے لوگ ہو اور ایک شخص (مسلمان) اس شہر کے کسی دور مقام سے دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا۔ اے میری قوم اُن لوگوں کی راہ پر چلو ضرور ایسے لوگوں کی راہ پر چلو، جو تم سے کوئی معاذ خدا نہیں مانگتے اور وہ خود راہ راست پر

بھی ہیں“ (سورہ یس ۱۳ تا ۲۱ آیات)

حیثیہ میں لکھا ہے کہ جب یہ نبی شہر کے قریب پہنچے (شاہ رفیع الدین محدث مترجم قرآن نے حاشیہ میں لکھا ہے۔ یہ شہر تھا انطاکیہ عیسیٰ المسیح کے حواری یہاں پہنچے) تو ایک بوڑھا آدمی دیکھا کہ بکریاں چراتا ہے اُس کو سلام کیا۔ اُس نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ بولے ہم عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہیں۔ خلق کو ضلالت کے جنگل سے منزل ہدایت کی راہ پر ہم ہلاتے ہیں۔ وہ بوڑھا آدمی بولا کہ اپنا دعویٰ سچ ہونے پر کوئی دلیل بھی رکھتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہم بیماروں کو اچھا کر دیتے ہیں۔ سفید داغ والے اور مادر زاد اندھے کو حالتِ صحت پر پھیر لاتے ہیں۔ بڑھاپا والا کہ دن گزر گئے بیٹا میرا بیمار ہے۔ اور طبیب اُس کے علاج سے عاجز ہیں۔ اگر تم اُس کے درد کی دوا کرو تو میں تمہارے خدا پر ایمان لاؤں۔ انہوں نے اس بیمار کے سر ہانے اُکڑ دیا۔ بیمار نے صحت کا ملہ پائی“ (حاشیہ ترجمہ قرآن مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ص ۷۸)



قرآن مجید کے اس سیاق و سباق میں بمعہ حاشیہ اس بات کا ایک مسلمان کے لیے پکا ثبوت موجود ہے کہ جناب عیسیٰ المسیح کے حواری کامل معجز نما رسول تھے۔ لہذا ان رسولوں کی لکھی ہوئی انجیل مقدس خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے الہامی کتاب مقدس ہے۔ اور اس کو بغور پڑھنا اور اس پر ایمان لانا نہایت ضروری ہے۔ امداس میں ہر ایماندار کی نجات کے لیے زندگی کی رونی روحانی غذا اور ہمیشہ کی زندگی کی باتیں موجود ہیں۔ اور انجیل مقدس کو رد کرنا قرآن مجید کی مخالفت ہے کیونکہ خداوند یسوع مسیح کے مقرر کردہ مقدس رسولوں نے خدا کے مقدس انجیلی کلام الہی کو اس کی زبان مبارک سے سنا اور عز سے سنا اور پھر اس کے انجیلی کلام الہی کو روح القدس کی تحریک سے یونانی زبان میں اپنے ہاتھوں سے لکھا تھا۔ انجیل مقدس کی الہامی صداقت اور عظمت کا انکار کرنا۔ اس کے خلاف حیلے بہانے اور عذر تلاش کرنا حق پرستی نہیں نہ قرآن مجید میں موجودہ انجیل مقدس کی تردید کی کوئی تعلیم دلیل موجود ہے۔ درحالیکہ قرآن مجید میں یہ اثبات موجود ہیں کہ جناب عیسیٰ المسیح کے حواریوں پر وحی نازل ہوئی تھی۔ لہذا وہ ملکہم حواری رسول اللہ تھے۔ اور ان سے معجزے بھی سرزد ہوئے تھے۔ چنانچہ خداوند یسوع مسیح نے اپنے رسولوں کو انجیل مقدس دی تھی کیونکہ وہ خدا کا کامل ظہور و تجسم جلوہ گر تھے۔

کسی ملکہم رسول کی الہامی باتوں کو کسی کتاب کی صورت میں احاطہ تحریر میں لانے کا کام خود ملکہم انبیاء و مرسلین کی ذمہ داری ہوتی ہے اور الہام الہی کی باتوں کو تحریر میں نہ لانا بڑی غیر ذمہ دارانہ نبوت ہے

کیونکہ وہی کتاب الہامی تسلیم کی جاتی ہے جس کو خود ملکہم نبی نے لکھا ہو۔ یا اپنے کسی ملکہم نبی سے خود لکھوایا ہو۔ جو کتاب کسی غیر شخص نے لکھی ہو وہ الہامی کتاب نہیں ہو سکتی کیونکہ غیر ملکہم شخص اس کے ابتدائی نسخوں کی کتابت میں خیانت کر سکتا ہے۔

ہر انسان جو نسل آدم اور صلب سے ہے اس کی ذات میں خدا کی حکم عدولی کا نفس آثارہ موجود ہے۔ (سورہ یوسف ۵۳) اس لیے کسی نبی کی خود نوشت تحریر پر تو بھروسہ و یقین کیا جاسکتا ہے۔ لیکن کسی غیر ملکہم پر نہیں لکھا ہے کہ ”ایسا نہ ہو کہ غلبہ نفس کے سبب سے شیطان تم کو آزمائے“ (۱۰۱ مرقس ۷: ۵) اگر غلبہ نفس کے سبب بزرگ آدم کی شیطان کی وجہ سے آزمائش ہو سکتی ہے تو تمام نسل آدم کی غلبہ نفس سے آزمائش ہو سکتی ہے۔ بزرگ موسیٰ کو خدا نے کوہ سینا پر جو شرعی احکام دیئے تھے۔ ان کو خدا نے پتھر کی تختیوں پر خود لکھ کر دیئے تھے۔ تاکہ احکام الہی کے تحفظ میں کسی غلطی کا امکان نہ رہے۔ درحالیکہ خدا کے کلام و احکام نہایت کو حفظ کرنے کی ہدایات بھی دی گئی ہیں۔ جب خداوند یسوع مسیح نے انجیل مقدس کی منادی کا حکم اپنے مقدس رسولوں کو دیا تو یہ بات ان کی ذمہ داری میں شامل تھی کہ وہ اس کے عجیب انجیلی کلام الہی کو احاطہ تحریر میں لاکر اس کا مکمل تحفظ کریں۔ تاکہ روئے زمین کی تمام اقوام عالم میں اس کی منادی کی جاسکے چنانچہ انجیل مقدس کے ہر حصہ کے لکھنے والوں کے نام انجیل مقدس کے صفحہ صفحہ پر قلمبند ہیں تاکہ سہل رہے کہ اس کو کس کس رسول نے قلمبند کیا تھا۔ کیونکہ بنی اسرائیل قوم کا بچہ بچہ خواندہ تھا۔ اس لیے یسوع خداوند کے



مقرر کردہ سب رسول جو اسرائیلی قوم میں سے تھے وہ رسول بھی خواندہ تھے۔ اور وہ سابقہ الہامی کتابوں توریت، زبور اور صحائف الانبیاء کے تعلیم یافتہ تھے۔ اور شرعی احکام اور آئین و قوانین سے گہری علمی واقفیت رکھتے تھے۔ وہ موسوی شریعت اور دوسری کتابوں کی روشنی میں مسیح یسوع پر ایمان لائے تھے۔ اس لئے کتاب مقدس کے بارے میں وہ یہودی علماء کے ساتھ بات چیت کی صلاحیت اور اہلیت رکھتے تھے اور وہ فنِ تفسیر میں کسی سے کم نہ تھے۔ اس لئے وہ یہودیوں پر نانیوں اور سامریوں اور غیر اقوام کو زندہ مسیح مصلوب پر ایمان لانے کے لئے فوراً قائل کر لیتے تھے۔ لیکن ہمیں اُن سخت دل لوگوں پر سخت افسوس ہے جو سابقہ الہامی کتابوں توریت، زبور اور صحائف الانبیاء اور انجیل مقدس پر ایمان مفصل رکھتے ہوئے بھی زندہ آسمانی بپتی مسیح مصلوب منجی، عالمین پر ایمان نہیں لاتے اور نہ اُس کی اُلوہیت کے جلال کو پہچانتے ہیں۔ نہ اپنی نجات اور وصال باری تعالیٰ کے لئے فکرمند ہیں۔

اُمی لوگ جو کتاب مقدس کی روشنی میں مسیح یسوع کی الہی اہلیت اور اور کفارہ کے لئے خدا کے فلسفہ محبتِ تصلیبِ مسیح کو سمجھنے سے قاصر ہیں وہ مسیحوں پر کفر کا فتویٰ لگا کر خود اپنی نا اہلیت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیکن انجیل مقدس میں خدا کے لئے باپ اور مسیح یسوع کے لئے خدا کے بیٹے کے الفاظ محض انسانوں کو سمجھانے کے لئے محبت کے طور پر استعمال کئے گئے ہیں کہ خدا آسمانی باپ ہے اور یسوع مسیح اُس کا بیٹا ہے تاکہ تمام انسان خدا اور اُس کے مسیح کے درمیان محبت کے عظیم بھیدا ورشتہ

کو جان سکیں لیکن فی الحقیقت خدا اور اُس کے مسیح کے درمیان وحدت الہی میں ازلی محبت کا رشتہ اس سے بھی کہیں زیادہ عظیم اور قریب ہے فرمایا میں اور باپ ایک ہیں۔ (یوحنا ۱۴) کیونکہ مسیح یسوع خدا کے جلال کا پرتو اور اُس کی ذات کا نقشہ خدا کی صورت، برکتہ اللہ خدا کا کلام نفسی یعنی کلام خدا تھا، اور کلام جسم ہوا۔ اور اُلوہیت کی ساری معنوی اسی جس جسم ہو سکوت کرتی ہے۔ انجیل مقدس میں مسیح خواندہ کی شخصیت کا جلال اس طور پر واضح ہے کہ وہ اپنے معجزانہ عالی شان کاموں میں اور انجیل کلام الہی میں حاجت اختیار تھا اور کوئی بنی اُس کی طرح حاجت اختیار نہ تھا، جن لوگوں کے تصور خدا میں جوڑ کا خیال ڈالا گیا ہے۔ وہ سخت گمراہ ہیں خدا روح ہے بلکہ وہ لا محدود روح اللہ ہے۔ خدا کی طرف تذکر و تائید کا تصور غلط ہے۔ لہذا جس جبریل فرشتہ نے مسیح کو خدا کا بیٹا کہنے والوں کی تکذیب میں انکو کافر، اور اُن پر اللہ کی مار کی غلط زبان استعمال کی ہے امنِ عالم کے لئے اُس کی یہ ناخواندگی ہے کہ وہ۔ ”یہود نے کہا عزیز اللہ کا بیٹا ہے نصاریٰ نے کہا مسیح خدا کا بیٹا ہے یہ اُن کے منہ کی باتیں ہیں۔ لگے کافروں کی ریس کرتے ہیں۔ اُن پر اللہ کی مار کہاں اُلٹے جاتے ہیں (سورہ توبہ ۳۰)

۱۔ لہذا انجیلی جبرائیل فرشتہ جس نے نواری مریم مقدسہ کو خدا کے بیٹے مولودِ مقدس کی خوشخبری دی وہ بھی کافر اس پر اللہ کی مار۔

۲۔ جس خدا نے خود فرمایا ”میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں“ وہ بھی کافر اُس پر اللہ کی مار (۳) جس یوحنا بنی نے مسیح کو خدا کا بیٹا کہا وہ بھی کافر اور اُس پر اللہ کی مار۔ (۴) جس مسیح نے باپ بار فرمایا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے وہ بھی کافر اور اُس پر اللہ کی مار (۵) مسیح کے جن مقدس رسولوں اور شاگردوں نے خدا کے بیٹے کی منادی کی وہ بھی کافر اُن پر اللہ کی مار (۶) ترقی یافتہ زندہ عالمگیر اقوام عالم جو خدا کے بیٹے پر ایمان کا اقرار کرتی ہیں وہ بھی کافر اُن پر اللہ کی مار کافروں کے خلاف جہاد و قتال کرنے والے مومن مسلمان مگر بے گناہ مقتول کافروں کا جہنم ہو اللہ



# کلام آخر الزماں

(لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ)

”ہمارے خداوند کا کلام ابد تک قائم رہے گا۔“ (۱ پطرس ۱: ۲۵)  
خداوند یسوع مسیح کے فرمان حق بموجب اس کا انجیلی کلام مقدس کلام  
آخر الزماں ہے لہذا انجیل مقدس کی خوشخبری کی منادی کا سلسلہ یوم  
آخر تک جاری و ساری رہے گا۔ فرمایا کہ :-

”آسمان اور زمین جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔“

(انجیل متی ۲۴: ۳۵)

”جو مجھے نہیں مانتا اور میری (انجیل) باتوں کو قبول  
نہیں کرتا اُس کا ایک مجرم بٹھرانے والا ہے۔ یعنی جو کلام میں  
نے کیا ہے آخری دن وہی اُسے مجرم بٹھرائے گا۔ کیونکہ  
میں نے کچھ اپنی طرف سے نہیں کیا۔ بلکہ جس نے مجھے بھیجا اسی  
نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ کیا کہوں اور کیا بولوں اور میں جانتا  
ہوں کہ اُس کا حکم ہمیشہ کی زندگی ہے۔ پس جو کچھ میں کہتا ہوں  
جس طرح باپ نے مجھ سے فرمایا ہے اسی طرح کہتا ہوں“

(انجیل یوحنا ۱۲: ۴۸ - ۵۰)

”پس جو کوئی میری یہ باتیں سنتا اور اُس پر عمل کرتا ہے۔“

وہ اُس عقلمند آدمی کی مانند ٹھہرے گا۔ جس نے چٹان پر اپنا  
گھر بنایا اور مینہ برسنا اور پانی چڑھا اور آندھیاں چلیں  
اور اُس گھر پر ٹکریں لگیں لیکن وہ نہ گرا کیونکہ اُس کی بنیاد چٹان  
پر ڈالی گئی تھی۔

اور جو کوئی میری یہ باتیں سنتا ہے اور ان پر  
عمل نہیں کرتا وہ اُس بے وقوف آدمی کی مانند ٹھہرے گا  
جس نے اپنا گھر ریت پر بنایا اور مینہ برسنا اور پانی  
چڑھا۔ اور آندھیاں چلیں اور اُس گھر کو صدمہ پہنچا  
اور وہ گر گیا۔ اور بالکل برباد ہو گیا۔“

(انجیل متی ۷: ۲۴ - ۲۷)

”جو باتیں میں نے کہی ہیں۔ وہ رُوح ہیں اور زندگی بھی  
ہیں۔“ (انجیل یوحنا ۶: ۴۳)

”یسوع نے جواب میں اُن سے کہا کہ میری تعلیم میری  
نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے کی ہے۔“ (انجیل یوحنا ۷: ۱۶)  
”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے  
والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور اُس  
پر سنرا کا حکم نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں  
داخل ہو گیا ہے۔“ (انجیل یوحنا ۵: ۲۴)

چنانچہ لکھا ہے کہ ”وہ سب (یسوع خداوند کے رسول) رُوح القدس  
سے بھر گئے۔“ (اعمال ۲: ۴)

جب وہ رسول رُوح القدس سے بھر گئے تو انہوں نے بڑی قوت

اور دیر اور جرأت مندی حاصل کی وہ اپنی کمزوریوں اور بزدلی کو بالکل بھول گئے اور یہودی سرداروں اور بزرگوں اور فقیہوں اور سردار کاہنوں اور ان کے گھرانے کے لوگوں کے سامنے یروشلیم شہر میں زندہ مسیح مصلوب کی گواہی دی یہ وہی یروشلیم شہر تھا۔ جہاں مسیح یسوع ان لوگوں کی آنکھوں کے سامنے مصلوب کیے گئے تھے۔ اور صبح ۹ بجے سے ۳ بجے شام تک یعنی ۶ گھنٹے تک زندگی اور موت کی کش مکش میں مبتلا رہے۔ اور انہوں نے اُسے صلیب کے اوپر لٹکے اور اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے دیکھا تھا۔ اور اُس کی پسلی میں رومی سپاہی ایک بھالا (برجھی) بھی مارتے دیکھا تھا جس سے اُس کا دل پھٹ گیا اور اُس سے خون اور پانی بہ نکلا تھا۔

(انجیل یوحنا ۱۹: ۳۴)

دل کے پھٹ جانے اور اُس سے خون اور پانی بہ جانے سے اُس کی زندگی کی بقا اور بے ہوشی کی امید کسی طرح نہیں ہو سکتی کیونکہ زندگی کی جان خون میں ہے جب دل سے خون اور پانی بہ کر خارج ہو گیا۔ تو پھر زندگی کی امید کس طرح ممکن ہو سکتی ہے؟ یہ تو کوئی نادان ہی ہو سکتا ہے جو اُس کی موت کو بے ہوشی قرار دے گا۔

یروشلیم کے تمام یہودیوں کے علاوہ عید فصح پر دو دروازے ہالک سے آئے ہوئے یہودیوں اور خود اُس کے شاگردوں اور رسولوں نے بھی اس صلیب ماجرا کو بغور دیکھا تھا۔ اور یہ بھی کہ کس طرح اُس کی پسلی میں بھالا مارا گیا اور اُس سے خون اور پانی بہ نکلا۔

خود یوحنا رسول نے دیکھا اور لکھا ہے کہ جس نے یہ دیکھا ہے اُسی نے گواہی دی ہے اور اُس کی گواہی سچی ہے۔ (انجیل یوحنا ۱۹: ۳۵) یہودیوں نے کبھی نہیں کہا کہ مسیح مصلوب نہیں کئے گئے۔ مقدس پطرس رسول نے گواہی دی کہ۔

”تم سب اسرائیل کی ساری اُمت کو معلوم ہو کہ یسوع مسیح نامہری جس کو تم نے مصلوب کیا۔ اور خدا نے مردوں میں سے جلایا“ (اعمال ۴: ۱۵) کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں سبجنا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پائیں۔ (اعمال ۴: ۱۲)

”تم ہی انصاف کرو کہ آیا خدا کے نزدیک یہ واجب ہے کہ ہم خدا کی بات سے تمہاری بات زیادہ سنیں۔ اور ممکن نہیں کہ جو ہم نے دیکھا اور سنا ہے۔ وہ نہ کہیں“

(اعمال ۴: ۱۹-۲۰)

ایک دوسرے مقام پر مقدس پطرس رسول نے کہا کہ۔

”اس شخص (یسوع) کی سبب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا۔ اُس کے نام سے گناہوں کی معافی حاصل کرے گا۔“ (اعمال ۱۰: ۴۳)

عید فصح کے لیے ملک یونان کے یہودی بھی یروشلیم میں آئے ہوئے تھے جب ان کو مسیح یسوع کے قتل و مصلوب کئے جانے کا یروشلیم کے سردار کاہنوں اور سرداروں کا ارادہ اور منصوبہ معلوم ہو گیا۔ تو انہوں نے اکٹھے ہو کر یروشلیم میں یسوع مسیح سے



درخواست کی وہ شاہ یونان کے مشورہ کے مطابق اُن کے ساتھ یونان چلے جائیں لیکن مسیح یسوع بھی عالم الغیب تھے ہونے والے صلیبی واقعہ سے بالکل باخبر تھے کہ اُس کے ساتھ عید فصح کے دوران جمعرات کی رات کو اور جمعہ کی صبح کے وقت اُس کے ساتھ کیا کچھ ہونے والا ہے چنانچہ مسیح یسوع نے یونانیوں کو مثیلاً بتایا کہ اُس کی صلیبی موت سے اُس کے مذہبی مشن کی کامیابی اور عظمت صداقت جلال اور عالمگیر فتح مندی ثابت ہوگی چنانچہ اُن یونانی یہودیوں کو فرمایا :-

”یسوع نے جواب میں اُن سے کہا۔ وہ وقت آگیا کہ ابن آدم جلال پائے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک گیہوں کا دانہ زمین میں گر کر مر نہیں جاتا۔ اُکھلا رہتا ہے۔ لیکن جب مر جاتا ہے تو بہت سا پھل لاتا ہے۔ جو اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے۔ وہ اُسے کھو دیتا ہے۔ اور جو دنیا میں اپنی جان سے عداوت رکھتا ہے وہ اُسے ہمیشہ کی زندگی کے لیے محفوظ رکھے گا۔ اگر کوئی شخص میری خدمت کرے تو میرے پیچھے ہو لے اور جہاں میں ہوں۔ وہاں میرا خاوم بھی ہوگا۔ اگر کوئی میری خدمت کرے تو باپ اُس کی عزت کرے گا۔ اب میری جان بھرتی ہے پس میں کیا کروں؟ اُسے باپ! مجھے اس گھڑی سے بچا لیکن میں اسی سبب سے تو اس گھڑی کو پہنچا ہوں۔ اے باپ اپنے نام کو جلال دے پس آسمان سے آواز آئی کہ میں نے اُس کو جلال دیا ہے۔ اور پھر بھی دوں گا۔“

(انجیل یوحنا ۱۲، ۲۳-۲۸)

”مقدس پطرس رسول اپنے مقدس خط میں لکھتے ہیں کہ :-  
”کیونکہ جب ہم نے تمہیں اپنے خداوند یسوع مسیح کی قدرت اور آمد سے واقف کیا تھا تو دعا بازی کی گھڑی ہوئی کہانیوں کی پیروی نہیں کی تھی بلکہ خود اُس کی عظمت کو دیکھا تھا۔“ (۲۔ پطرس ۱: ۱۶)  
مقدس یوحنا رسول لکھتے ہیں :-

”اس زندگی کے کلام (کلمۃ اللہ مسیح) کی بابت جوابتدائیں تھا۔ جیسے ہم نے سنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ غور سے دیکھا اور اپنے ماتھوں سے چھوا اور یہ زندگی ظاہر ہوئی اور ہم نے اُسے دیکھا اور اُس کی گواہی دیتے ہیں“

(۱۔ یوحنا ۱: ۱ تا ۲ آیت)

خداوند یسوع مسیح عالم الغیب تھے اپنے رسولوں اور مسیحوں کو درپیش ایذا رسانی اور شہادت کے مصائب کی بابت پیش از وقت بتا دیا تھا کہ :-

”جب میرے سبب سے لوگ تم کو لعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بُری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے۔ تو تم مبارک ہو گے خوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے اس لیے کہ لوگوں نے اُن نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اسی طرح ستایا تھا۔“ (انجیل متی ۵: ۱۱-۱۲)

”اُس وقت لوگ تم کو ایذا دینے کے لیے پکڑوائیں گے اور تم کو قتل کریں گے اور میرے نام کی خاطر سب قومیں تم

سے عداوت رکھیں گی۔ اور اس وقت بہتر سے ٹھوکر کھائیں  
اور ایک دوسرے کو پکڑ وائیں گے۔ اور ایک دوسرے سے  
عداوت رکھیں۔ اور بہت سے جبرے بنی اٹھ کھڑے  
ہوں گے۔ اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔ (انجیل متی ۲۴: ۱۱-۱۲)

## تمام انجیلی مسلمان معجز نما تھے

خداوند یسوع مسیح کلمۃ اللہ کے مقرر کردہ رسول  
معجز نما تھے جب رُوح اللہ مسیح حق تعالیٰ کے رُوح حق رُوح القدس کی  
صورت میں رسولوں پر نازل ہوئے تو پہلے ہی دن وہ رسول غیر  
زبائیں بولنے لگے (اعمال ۲: ۴) رُوح القدس کی طرف سے یہ پہلا  
عظیم معجزہ تھا جو مقدس رسولوں کے وسیلہ سے ظاہر ہوا تھا۔  
اس سے پتہ چلتا ہے کہ اپنی زمینی خدمت کے دوران مسیح خداوند نے  
اپنے متعدد شاگردوں اور اپنے مخصوص رسولوں کو معجزات کی قدرت  
اور اختیار دیا تھا۔ لکھا ہے کہ :-

”پھر اُس نے اُن بارہ کو بلا کر انہیں سب بدرجوں  
پر اور بیماریوں کو دور کرنے کے لیے قدرت اور اختیار  
نہجش۔ اور انہیں خدا کی بادشاہی کی منادی کرنے  
اور بیماریوں کو اچھا کرنے کے لیے بھیجا۔“ (انجیل لوقا ۹: ۱-۲)  
”ان باتوں کے بعد خداوند نے ستر آدمی اور مقرر رکھے  
اور جس جس شہر اور جگہ کو خود جانے والا تھا وہاں انہیں  
دو دو کر کے اپنے اگے بھیجا۔“

وہ ستر خوش ہو کر پھر آئے اور کہنے لگے۔ اے خداوند  
تیرے نام سے بدرجوں بھی ہمارے تابع ہیں۔“



(انجیل لوقا ۱: ۱۷ اور رسولوں کے ہاتھوں سے

بہت سے نشان اور عجیب کام لوگوں میں ظاہر

ہوتے تھے) (اعمال ۵: ۱۲)

**سٹیفنس شہید اول معجز نما تھے** | یرشلیم شہر میں مسیح کے نام کی منادی کرنے والا شاگرد ایلدر

سٹیفنس پہلا مسیحی شہید بھی معجز نما تھا لکھا ہے کہ:-

”اور سٹیفنس فضل اور قوت سے بھرا ہوا لوگوں میں بڑے

بڑے عجیب کام اور نشان ظاہر کیا کرتا تھا“ (اعمال ۶: ۸)

**مقدس فلپس رسول معجز نما تھے** | رسولوں کے اعمال کی کتاب کے مصنف مقدس لوقا رسول

لکھتے ہیں کہ:-

”اور فلپس شہر سامریہ میں جا کر لوگوں میں مسیح کی منادی

کرنے لگا۔ اور جو معجزے فلپس دکھاتا تھا۔ لوگوں نے انہیں

سُن کر اور دیکھ کر بالاتفاق اُس کی باتوں پر

جی لگایا۔ اور بہترے لوگوں میں سے ناپاک رُوحیں بڑی

آواز سے چلا چلا کر نکل گئیں اور بہت سے مفلوج اور

لنگڑے اچھے کئے گئے۔ اور اس شہر میں بڑی خوشی ہوئی“

(اعمال ۸: ۵-۸)

**مقدس پطرس رسول معجز نما تھے** | پہلا معجزہ ”پطرس اور یوحنا

دُعا کے وقت یعنی تیسرے پہر ہیکل کو جا رہے تھے۔ اور لوگ ایک لنگڑے کو لا رہے تھے جس کو بہر دوز

ہیکل کے اُس دروازہ پر بیٹھا دیتے تھے جو خوبصورت کہلاتا ہے۔ تاکہ

ہیکل میں جانے والوں سے بھیک مانگے۔ جب اُس نے پطرس اور یوحنا

کو ہیکل میں جاتے دیکھا تو اُن سے بھیک مانگی۔ پطرس اور یوحنا نے

اُس پر غور سے نظر کی اور پطرس نے کہا ہماری طرف دیکھ وہ ان سے

کچھ ملنے کی اُمید پر ان کی طرف متوجہ ہوا۔ پطرس نے کہا۔ چاندی سونا

تو میرے پاس ہے نہیں۔ مگر جو میرے پاس ہے وہ تجھے دیتے

دیتا ہوں۔ یسوع مسیح نامہری کے نام سے چل پھر اور اس کا دنیا بآکھ

پکڑ کر اُس کو اٹھایا۔ اور اُسی دم اُس کے پاؤں اور کُتھے مضبوط ہو گئے

اور وہ کود کر کھڑا ہو گیا۔ اور چلتے پھرتے لگا۔ اور چلتا اور کودتا اور

خدا کی حمد کرتا ہوا اُن کے ساتھ ہیکل میں گیا اور سب لوگوں نے

اُسے چلتے پھرتے اور خدا کی حمد کرتے دیکھ کر اُس کو پہچاننا کہ یہ وہی

ہے جو ہیکل کے خوبصورت دروازے پر بیٹھا بھیک مانگا کرتا

تھا۔ اور اُس باجرے سے جو اس پر واقع ہوا تھا۔ بہت دنگ اور

حیران ہوئے“ (اعمال ۳: ۱-۱۵)

**دوسرا معجزہ:-** اب اسے خداوند اُن کی دھکیوں کو دیکھ اور

اپنے بندوں کو یہ توفیق دے کہ وہ تیرا کلام کمال دلیری کے ساتھ

سنائیں اور تو اپنا ہاتھ شفا دیتے کو بڑھا اور تیرے پاک خادم

یسوع کے نام سے معجزے اور عجیب کام ظہور میں آئیں۔ جب وہ دُعا

کر چکے تو جس مکان میں جمع تھے وہ ہل گیا۔ اور وہ سب رُوح القدس

سے بھر گئے اور خدا کلام دلیری سے سناتے رہے۔“

(اعمال ۴: ۲۹-۳۱)

تفسیر معجزہ :- ”اور ایمان لانے والے مرد و عورت خداوند کی کلیا میں اور بھی کثرت سے آئے۔ یہاں تک کہ لوگ بیماروں کو سڑکوں پر لا کر چارہ پائیوں اور کھٹولوں پر لٹا دیتے تھے۔ تاکہ جب پطرس آئے تو اُس کا سایہ ہی اُن میں سے کسی پر پڑ جائے اور یہ وِیلیم کی چاروں طرف کے شہروں سے بھی لوگ بیماروں اور ناپاک رگوں کے ستلے ہوؤں کو لا کر کثرت سے جمع ہوتے تھے اور وہ سب اچھے کر دیئے جاتے تھے۔“ (اعمال ۵: ۱۴-۱۶)

چوتھا معجزہ ”اور ایسا ہوا کہ پطرس ہر جگہ پھرتا ہوا اُن مقدسوں کے پاس بھی پہنچا۔ جو لدہ میں رہتے تھے۔ وہاں آیناس نام ایک مفلج کو پایا۔ جو آٹھ برس سے چارپائی پر پڑا تھا۔ پطرس نے اُس سے کہا۔ اے آیناس یسوع مسیح تجھے شفا دیتا ہے اٹھ اپنا بستر بچھا۔ وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ تب لدہ اور شارون کے سب رہنے والے اُسے دیکھ کر خداوند کی طرف رجوع لائے۔“

(اعمال ۳۴: ۳۵)

پانچواں معجزہ :- ”اور یہاں تک کہ شہر دھن تبتیا نام جس کا ترجمہ ہیرنی ہے وہ بہت ہی نیک کام اور خیرات کیا کرتی تھی۔ انہی دنوں میں ایسا ہوا کہ وہ بیمار ہو کر مر گئی اور اُسے ہنلا کہا لافانہ میں رکھ دیا اور چونکہ لدہ یا فا کے نزدیک تھا۔ شاگردوں نے یہ سن کر کہ پطرس وہاں ہے۔ دو آدمی جیسے اور اس سے درخواست کی کہ ہمارے پاس آجئے میں دیر نہ کر۔ پطرس اٹھ کر اُن کے ساتھ ہولیا جب پہنچا تو اُسے بالا خانہ میں لے گئے اور سب بیواہیں روتی ہوئی اُس کے پاس کھڑی ہوئیں

اور جو کرتے اور کپڑے ہیرنی نے اُنکے ساتھ میں رہ کر بنائے تھے دکھانے لگیں۔ پطرس نے سب کو باہر کر دیا اور گھٹنے ٹیک کر دعا کی۔ پھر لاش کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ اے تبتیا اٹھ۔ پس اُس نے آنکھیں کھول دیں۔ اور پطرس کو دیکھ کر اٹھ بیٹھی اُس نے ہاتھ پکڑ کر اُسے اٹھایا۔ اور مقدسوں اور بیواؤں کو بلا کر اُسے زندہ اُن کے سپرد کیا۔ یہ بات سارے یافا میں مشہور ہو گئی اور بہتیرے خداوند پر ایمان لے آئے اور ایسا ہوا کہ وہ بہت دن یا فایں شمعون نام دباغ کے ہاں رہا۔

(اعمال ۹: ۳۶-۴۳)



## ساؤل کی بلا ہٹ معجزانہ تھی

خداوند یسوع مسیح مصلوب کے آسمان پر صعود فرماتے کے تقریباً ایک سال بعد ایسا ہوا کہ کلیسیا کا ستانے والا اور قتل کرنے والا ایک شخص ساؤل اٹھا وہ یروشلیم میں "سردار کاہن کے پاس گیا۔ اور اُس نے دمشق کے عبادت خانوں کے لیے اس مضمون کے خط مانگے کہ جن کو وہ اس طریق پر پائے خواہ مرد خواہ عورت اُن کو باندھ کر یروشلیم میں لائے جب وہ سفر کرتے کرتے دمشق کے نزدیک پہنچا تو ایسا ہوا کہ یکا یک آسمان سے ایک نور اُس کے گرد اگر دھچکا اور وہ زمین پر گر پڑا اور یہ آواز سنی کہ اے ساؤل اے ساؤل

تو مجھے کیوں ستاتا ہے؟ اُس نے پوچھا اے خداوند تو کون ہے؟ اُس نے کہا میں یسوع ہوں جسے تو ستاتا ہے۔ مگر اٹھ شہر میں جا اور جو تجھے کرنا چاہیے وہ تجھ سے کہا جائے گا۔ جو آدمی اُس کے ہمراہ تھے وہ خاموش کھڑے رہ گئے کیوں کہ آواز تو سنتے تھے مگر کسی کو دیکھنے نہ تھے۔ اور ساؤل زمین پر سے اٹھا۔ لیکن جب آنکھیں کھولیں۔ تو اُس کو کچھ نہ دکھائی دیا۔ اور لوگ اُس کا ہاتھ پکڑ کر دمشق میں لے گئے۔ اور وہ تین دن تک نہ دیکھ سکا۔ اور نہ اُس نے کھایا نہ پیا۔

دمشق میں حننیاہ نام ایک شاگرد تھا۔ اُس کو خداوند نے رویا میں کہا۔ اے حننیاہ اُس نے کہا۔ اے خداوند میں حاضر ہوں۔ خداوند نے اُس سے کہا۔ اٹھ اُس کو چہ میں جا۔ جو سیدھا کہلاتا ہے۔

اور یہوداہ کے گھر میں ساؤل نام ترسی کو پوچھ لے کیونکہ دیکھ وہ دعا کر رہا ہے۔ اور اُس نے حننیاہ نام ایک آدمی کو اندر آتے اور اپنے اوپر ہاتھ رکھتے دیکھا ہے۔ تاکہ پھر بنیا ہو۔

حننیاہ نے جواب دیا کہ اے خداوند میں نے بہت لوگوں سے اس شخص کا ذکر سنا ہے۔ کہ اُس نے یروشلیم میں تیرے مقدسوں کے ساتھ کیسی کیسی برائیاں کی ہیں۔ اور یہاں اُس کو سردار کاہنوں کی طرف سے اختیار ملا ہے کہ جو لوگ تیرا نام لیتے ہیں اُن سب کو باندھ لے۔ مگر خداوند نے اُس سے کہا تو جا۔ کیونکہ یہ قوموں بادشاہوں اور بنی اسرائیل پر میرا نام ظاہر کرنے کا چہنا ہوا وسیلہ ہے۔ اور میں اُسے جتنا دوں گا۔ کہ اُسے میرے نام کی خاطر کس قدر دکھ اٹھانا پڑے گا۔

پس حننیاہ جا کر اُس گھر میں داخل ہوا۔ اور اپنے ہاتھ اُس پر رکھ کر کہا۔ اے بھائی ساؤل! خداوند یعنی یسوع جو تجھ پر اُس راہ میں جس سے تو آیا ظاہر ہوا تھا۔ اُسی نے مجھے بھیجا کہ تو بنیائی پائے اور روح القدس سے بھر جائے۔ اور فوراً اُس کی آنکھوں سے چھلکے سے گرے اور وہ بنیا ہو گیا۔ اور اٹھ کر بتپسم لیا۔ پھر کچھ کھا کر طاقت پائی۔ اور وہ کئی دن اُن شاگردوں کے ساتھ رہا جو دمشق میں تھے۔ اور فوراً عبادت خانوں میں یسوع کی سنادی کرنے لگا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ (اعمال ۹: ۱ تا ۲۰)

ساؤل کا نام پولس بھی ہے (اعمال ۱۳: ۹)۔

مقدس پولس رسول کی گواہی  
مقدس پولس رسول نے کلیسیا کے نام میں لکھا ہے کہ۔

”اے بھائیو! میں تمہیں بتائے دیتا ہوں کہ خوشخبری میں نے سنائی وہ انسان کی سی نہیں کیونکہ وہ مجھے انسان کی طرف سے نہیں پہنچی اور نہ مجھے سکھائی گئی بلکہ یسوع مسیح کی طرف سے مجھے اُس کا مکاشفہ ہوا۔ چنانچہ یہودی طریق میں جو پہلے میرا چال چلن تھا تم سُن چکے ہو کہ میں خدا کی کلیسیا کو از حد ستاتا اور تباہ کرتا تھا۔ اور میں یہودی طریق میں اپنی قوم کے اکثر ہم عمروں سے بڑھتا جاتا تھا۔ اور اپنے بزرگوں کی روایتوں میں بنیائیت سرگرم تھا۔ لیکن جس خدا نے مجھے میری ماں کے پیٹ ہی سے مخصوص کر لیا بعد اپنے فضل سے بُلایا جب اُس کی یہ مرضی ہوئی کہ اپنے بیٹے کو مجھ میں ظاہر کرے تاکہ میں غیر قوموں میں اُس کی خوشخبری دوں تو نہ میں نے گوشت اور خون سے صلاح لی اور نہ یرושلیم میں اُن کے پاس گیا۔ جو مجھ سے پہلے رسول تھے۔ بلکہ فوراً عرب کو چلا گیا۔ پھر وہاں سے دمشق کو واپس آیا۔

پھر تین برس کے بعد میں یسفا سے ملاقات کرنے کو یرושلیم گیا اور پندرہ دن اُس کے پاس رہا۔ مگر اور رسولوں میں سے خداوند کے بھائی یعقوب کے سوا کسی سے نہ ملا۔ جو باتیں میں تم کو لکھتا ہوں خدا کو حاضر جان کر کہتا ہوں کہ وہ مجھ کو نہیں۔ اُس کے بعد میں مسوریہ اور کلکیہ کے علاقوں میں آیا۔ اور یہودیہ کی کلیسیا میں جو مسیح میں تھیں میری صورت سے تو واقف نہ تھیں۔ مگر یہ سنا کرتی تھیں کہ جو ہم کو پہلے ستاتا تھا وہ اب اُسی دین کی خوشخبری دیتا ہے۔ جسے پہلے تباہ کرتا تھا۔ اور وہ میرے باعث خدا کی تعجید کرتی تھیں۔“

(کلکتول ۱۸: ۱ - ۲۴)

## مقدس پولس رسول معجز نما تھے

### پہلا معجزہ

”مقدس پولس رسول نے ایک جنم کے لشکر سے کوشفادی نکھال دیا۔“ اور کُسترا میں ایک شخص بیٹھا تھا جو پاؤں سے لاچار تھا۔ وہ جنم کا لشکر اٹھا اور بھی نہ چلا تھا۔ وہ پولس کو باتیں کرتے سُن رہا تھا۔ اور جب اس نے اُس کی طرف غور

کر کے دیکھا کہ اُس میں شفا پانے کے لائق ایمان ہے۔ تو بڑی آواز لگا کہ اپنے پاؤں کے بل سیدھا کھڑا ہو جا پس وہ اُچھل کر چلنے پھرنے لگا۔ لوگوں نے پولس کا یہ کام دیکھ کر لگا اُنہی کی بولی میں بلند آواز سے کہا کہ آدمیوں کی صورت میں دیوتا اُتر کر ہمارے پاس آئے ہیں۔“

(اعمال ۱۴: ۸ - ۱۱)

### دوسرا معجزہ

”پھر ساری جماعت چُپ رہی اور پولس اور برنباس کا بیان سُننے لگی کہ خدا نے اُن کی معرفت غیر قوموں میں کیسے کیسے نشان اور عجیب کام ظاہر کئے۔“ (اعمال ۱۵: ۱۲)

### تیسرا معجزہ

”جب ہم دُعا کرنے کی جگہ جا رہے تھے۔ تو ایسا ہوا کہ ہمیں ایک لوندی بلی جس میں عین دان روح تھی۔ وہ



غیب گوئی سے اپنے مالکوں کے لیے بہت کچھ کما تی تھی وہ پولس کے اور ہمارے پیچھے آکر چلانے لگی کہ یہ آدمی خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ جو تمہیں نجات کی راہ بتاتے ہیں۔ وہ بہت دنوں تک ایسا ہی کرتی رہی۔ آخر پولس سخت رنجیدہ ہوا اور پھر کراسی روح سے کہا کہ میں تجھے یسوع مسیح کے نام سے حکم دیتا ہوں کہ اس میں سے نکل جا۔ وہ اسی گھڑی نکل گئی۔ (اعمال ۱۶: ۱۶-۱۸)

### پوتھا معجزہ

”جب اُس کے مالکوں نے دیکھا کہ ہماری کماٹی کی اُمید جاتی رہی تو پولس اور سیلاس کو پکڑ کر حاکموں کے پاس چوک میں بھیج کر لے گئے اور انہیں فوجداری کے حاکموں کے آگے لے جا کر کہا کہ یہ آدمی جو یہودی ہیں ہمارے شہر میں بڑی کھلبلی ڈالتے ہیں اور ایسی رسمیں بتاتے ہیں جن کو قبول کرنا اور عمل میں لانا ہم رومیوں کو روا نہیں اور عام لوگ بھی متفق ہو کر ان کی مخالفت پر آمادہ ہوئے۔ اور فوجداری کے حاکموں نے ان کے کپڑے پھاڑ کر اتار ڈالے اور بنیت لگانے کا حکم دیا اور بہت سے بنیت لگو کر انہیں قید خانہ میں ڈالا۔ اور داروغہ کو تاکید کی کہ بڑی ہوشیاری سے ان کی نگہبانی کرے۔ اُس نے ایسا حکم پا کر انہیں اندر کے قید خانہ میں ڈال دیا۔ اور ان کے پاؤں کاٹھ میں ٹھونک دیئے۔ اُدھی رات کے قریب پولس اور سیلاس دعا کر رہے۔ اور خدا کی حمد کے گیت گارہے تھے اور قیدی سُن رہے تھے کہ یکایک

بڑا بھونچال آیا۔ یہاں تک کہ قید خانہ کی نیوہل گئی اور اُسی دم سب دروازہ سے کھل گئے۔ اور سب کی بیڑیاں کھل پڑیں۔ اور داروغہ جاگ اُٹھا۔ اور قید خانہ کے دروازے کھلے دیکھ کر سمجھا کہ قیدی بھاگ گئے پس تلوار کھینچ کر اپنے آپ کو مار ڈالنا چاہا۔ لیکن پولس نے بڑی آواز سے پکار کر کہا کہ اپنے تئیں نقصان نہ پہنچا کیونکہ ہم سب موجود ہیں وہ چراغ منگو کر اندر کودا۔ اور کاہنتا ہوا پولس اور سیلاس کے آگے گرا۔ اور انہیں باہر لا کر کہا اے صاحبو! میں کیا کروں کہ نجات پاؤں؟ انہوں نے کہا۔

خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا تو تو اور تیرا گھر انا نجات پائے گا۔ اور انہوں نے اُس کو اور اُس کے سب گھر والوں کو خداوند کا کلام سنایا اور اُس نے رات کو اُسی گھڑی انہیں لے جا کر ان کے زخم دھوئے اور اُسی وقت اپنے سب لوگوں سمیت بپتسمہ لیا اور انہیں اوپر گھر میں لے جا کر دسترخوان بچھایا اور اپنے سارے گھر نے سمیت خدا پر ایمان لا کر بڑی خوشی کی۔ (اعمال ۱۶: ۱۶-۳۴)

### پانچواں معجزہ

”اور خدا پولس کے ہاتھوں سے خاص خاص معجزے دکھاتا تھا۔ یہاں تک کہ رومال اور پٹیکے اُس کے بدن سے چھو کر بیماروں پر ڈالے جاتے تھے اور ان کی بیماریاں جاتی رہتی تھیں اور بڑی رُوہیں اُن سے نکل جاتی تھیں۔“

(اعمال ۱۹: ۱۱-۱۲)

## چھٹا معجزہ

”مقدس رُتوں نے رُتوں کے اعمال کی کتاب میں مزید لکھا ہے کہ جس بالا خانہ پر ہم جمع تھے۔ اُس میں بہت سے چراغ جل رہے تھے۔ اور یوحنا نام ایک جوان کھڑکی میں بیٹھا تھا۔ اُس پر نیند کا بڑا غلبہ تھا۔ اور جب پولس زیادہ دیر تک باتیں کرتا رہا تو وہ نیند کے غلبہ میں تیسری منزل سے گر پڑا۔ اور اٹھایا گیا تو مردہ تھا۔ پولس اتر کر اُس سے لپٹ گیا۔ اور گلے لگا کر کہا: بھراؤ نہیں۔ اس میں جان ہے۔ پھر اوپر جا کر روٹی توڑی اور کھا کر اتنی دیر تک اُن سے باتیں کرتا رہا کہ پوچھٹ گئی۔ پھر وہ روانہ ہو گیا۔ اور وہ اُس لڑکے کو جیتا لائے۔ اور اُن کی بڑی خاطر جمع ہوئی“ (اعمال ۲۰: ۸-۱۲)

## آسمانی معراج پولس

”مجھے فخر کرنا ضرور ہوا۔ اگرچہ مفید نہیں۔ پس جو رویا اور مکاشفے خداوند کی طرف سے عنایت ہوئے اُن کا میں ذکر کرتا ہوں۔ میں مسیح میں ایک شخص کو جانتا ہوں۔ چودہ برس ہوئے کہ وہ یکا یک تیسرے آسمان تک اٹھایا گیا۔ نہ مجھے یہ معلوم کہ بدن سمیت نہ یہ معلوم کہ بغیر بدن کے۔ یہ خدا کو معلوم ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اُس شخص نے (بدن سمیت یا بغیر بدن کے) مجھے معلوم نہیں خدا کو معلوم ہے) یکا یک فردرس میں پہنچ کر ایسی باتیں سنیں۔

جو کہنے کی نہیں۔ اور جن کا کہنا آدمی کو روا نہیں۔ میں ایسے شخص پر تو فخر کروں گا۔ لیکن اپنے آپ پر سوا اپنی کمزوریوں کے فخر نہ کروں گا۔ اور اگر فخر کرنا چاہوں بھی تو بے وقوف نہ ٹھہروں گا۔ اس لئے کہ مسیح بولوں گا مگر تو بھی باز رہتا ہوں تاکہ کوئی مجھے اُس سے زیادہ نہ سمجھے۔ جیسا مجھے دکھتا ہے۔ یا مجھ سے سنتا ہے“ (۲۔ کرنتھیوں ۱۲: ۱-۶)

”میں اُن افضل رُتوں سے کسی بات میں اوصاف رسالت کم نہیں۔ اگرچہ کچھ نہیں ہوں۔ رُتوں ہونے کی علامتیں کمال صبر کے ساتھ نشاںوں اور عجیب کاموں اور معجزوں کے وسیلہ سے تمہارے درمیان ظاہر ہوئیں (۲۔ کرنتھیوں ۱۲: ۱۱-۱۳) مسیح خداوند کے نام پر قید اور گواہی“ اور جب پولس کو (قید کر کے) تلع کے اندر لے



جبانے کو تھے تو اُس نے پلٹنے کے سردار سے کہا کہ مجھے اجازت کہ تجھ سے کچھ کہوں۔۔۔۔۔ پولس نے کہا میں یہودی آدمی کلکیہ سے مشہور شہر ترسس کا باشندہ ہوں میں تیری امت کرتا ہوں کہ مجھے لوگوں سے بولنے کی اجازت دے۔

جب اُس نے اُسے اجازت دی تو پولس نے سیر صی پر کھڑے ہو کر لوگوں کو ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جب وہ چپ چاپ ہو گئے تو عبرانی زبان میں یوں کہنے لگا کہ (اعمال ۲۱: ۳۷-۴۰) ”میں یہودی ہوں اور کلکیہ کے شہر ترسس میں پیدا ہوا مگر میری تربیت اس شہر (یروشلم) میں لگی ایل کے قدموں میں ہوئی اور میں نے باپ دادا کی شریعت کی خاص پابندی کی تعلیم پائی۔ اور خدا کی راہ میں الیسا سرگرم تھا جیسے تم سب آج کے دن ہو۔ چنانچہ میں نے مردوں اور عورتوں کو باندھ باندھ کر اور قید خانہ میں ڈال ڈال کر مسیحی طریق والوں کو یہاں تک تباہ کیا کہ مرد بھی ڈالا۔ چنانچہ سردار کاہن اور سب بزرگ میرے گواہ ہیں کہ اُن سے میں بھائیوں کے نام خط لے کر دمشق کو روانہ ہوا تاکہ جتنے وہاں ہوں انہیں بھی باندھ کر یروشلم میں سزا دلانے کو لاؤں۔ جب میں سفر کرتا کرتا دمشق کے نزدیک پہنچا تو ایسا ہوا کہ دوپہر کے قریب ایک ایک ایک بڑا نور آسمان سے میرے گرد آگرو آچکا۔ اور میں زمین پر گر پڑا۔ اور یہ آواز سنی کہ اے ساؤل اے ساؤل تو مجھے کیوں ستاتا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ اے خداوند!

تو کون ہے؟ اُس نے مجھ سے کہا میں یسوع نامی ہوں۔ جسے تو ستاتا ہے اور میرے ساتھیوں نے نور تو دیکھا لیکن جو مجھ سے بولتا تھا۔ اُس کی آواز نہ سنی۔ میں نے کہا اے خداوند میں کیا کروں؟ خداوند نے مجھ سے کہا اٹھ کر دمشق میں جا۔ اور جو کچھ تیرے کرنے کے لیے مقرر ہوا ہے وہاں تجھ سے سب کہا جائے گا۔ جب مجھے اُس نور کے جلال کے سبب سے کچھ دکھائی نہ دیا تو میرے ساتھی میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے دمشق میں لے گئے اور حنیانہ نام ایک شخص جو شریعت کے موافق دیندار اور وہاں کے سب رہنے والے یہودیوں کے نزدیک نیک نام تھا۔ میرے پاس آیا۔ اور کھڑے ہو کر مجھ سے کہا بھائی ساؤل پھر بیٹا ہو اُسی گھڑی بیٹا ہو کر میں نے اُس کو دیکھا۔ اُس نے کہا ہمارے باپ دادا کے خدا نے تجھ کو اس لیے مقرر کیا ہے کہ تو اُس کی مرضی کو جانے۔ اور اُس راستباز کو دیکھے۔ اور اُس کے منہ کی آواز سنے۔ کیونکہ تو اُس کی طرف سے سب آدمیوں کے سامنے اُن باتوں کا گواہ ہو گا۔ جو تو نے دیکھی اور سنی ہیں۔ اب کیوں دیر کرتا ہے؟ اٹھ بتیم لے اور اُس کا نام لے کر اپنے گناہوں کو دھو ڈال۔

جب میں پھر یروشلم میں آکر ہیکل میں دعا کر رہا تھا۔ تو ایسا ہوا کہ میں بے خود ہو گیا۔ اور اُس کو دیکھا کہ مجھ سے کہتا ہے جلدی کر۔ اور فوراً یروشلم سے نکل جا کیونکہ وہ میرے حق میں تیری گواہی قبول نہ کریں گے میں نے کہا۔ اے خداوند وہ خود جانتے ہیں کہ جو تجھ پر ایمان لائے ہیں اُن کو قید کرتا اور جا بجا عبادت خانوں میں پھونکاتا تھا۔

اور جب تیرے شہید ستفنس کا خون بہایا جاتا تھا۔ تو میں بھی  
وہاں کھڑا تھا۔ اور اُس کے قتل پر راضی تھا۔ اور اُس کے  
قاتلوں کے کپڑوں کی حفاظت کرتا تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا جا  
میں تجھے غیر قوموں کے پاس دُور دُور بھیجوں گا۔ (اعمال ۲۲: ۳۰-۳۱)

اگر یا بادشاہ کے آگے گواہی  
جب مقدس پولس رسول کو یروشلم سے گرفتار کر کے اُسے  
قیصر یہ میں لائے تو اُسے فیستس حاکم نے زنجیروں سے بندھا  
ہوا اگر یا بادشاہ کے سامنے پیش کیا۔ کیونکہ وہ ان دنوں قیصر یہ  
میں برنیکے کے ساتھ آیا ہوا تھا۔

”پس دوسرے دن جب اگر یا اور برنیکے بڑی شان و شوکت  
سے پلٹنے کے سرداروں اور شہر کے رئیسوں کے ساتھ دیوان خانہ  
میں داخل ہوئے تو فیستس کے حکم سے پولس حاضر کیا گیا۔“

(اعمال ۲۵: ۲۳)

”اگر پانے پولس سے کہا۔ تجھے اپنے لیے بولنے کی اجازت  
ہے۔ پولس ہاتھ بڑھا کر اپنا جواب یوں پیش کرنے لگا کہ۔

اے اگر یا بادشاہ جتنی باتوں کی یہودی مجھ پر تالش کرتے ہیں۔  
آج تیرے سامنے اُن کی جوابدہی کرنا اپنی خوش نصیبی جانتا ہوں خاص کر  
اس لیے کہ تو یہودیوں کی سب زموں اور مسئلوں سے واقف ہے۔  
پس میں منت کرتا ہوں کہ تھل سے میری سُن لے۔ سب یہودی جانتے  
ہیں کہ اپنی قوم کے درمیان اور یروشلم میں شروع جانی سے میرا حال  
چلن کیا رہا ہے۔ چونکہ وہ شروع سے مجھے جانتے ہیں۔ اگر چاہیں تو گواہ

ہو سکتے ہیں کہ میں فری ہو کر اپنے دین کے سبب سے زیادہ پابند مذہب  
فرقہ کی طرح زندگی گزارتا تھا۔ اور اب اس وعدہ کی اُمید کے سبب سے  
مجھ پر مقدمہ ہو رہا ہے۔ جو خدا نے ہمارے باپ دادا سے کیا تھا۔ اسی  
وعدہ کے پورا ہونے کی اُمید پر مجھے بارہ قبیلے دل و جان سے  
رات دن عبادت کیا کرتے تھے۔ اسی اُمید کے سبب سے اے بادشاہ!  
یہودی مجھ پر تالش کرتے ہیں جب کہ خدا مُردوں کو جلاتا ہے۔ تو  
یہ بات تمہارے نزدیک کیوں غیر معتبر سمجھی جاتی ہے۔ میں نے  
بھی سمجھا تھا کہ یسوع نامری کے نام کی طرح طرح سے مخالفت کرنا مجھ پر  
فرصت ہے۔ چنانچہ میں نے یروشلم میں ایسا ہی کیا اور سردار کاہنوں  
کی طرف سے اختیار پاک بہت سے مقدسوں کو قید میں ڈالا۔ اور  
جب وہ قتل کئے جاتے تھے تو میں بھی یہی راستے دیتا تھا۔ اور ہر  
عبادت خانہ میں اُنہیں سزا دلا دلا کر زبردستی اُن سے کفر کہلاتا  
تھا۔ بلکہ اُن کی مخالفت میں ایسا دیوانہ بنا کہ غیر شہروں میں بھی  
جا کر اُنہیں ستاتا تھا۔ اسی حال میں سردار کاہنوں سے اختیار اور  
پر دانتے لے کر دمشق کو جاتا تھا۔ تو اے بادشاہ میں نے دوپہر  
کے وقت راہ میں یہ دیکھا کہ سوریج کے نور سے زیادہ ایک نور  
آسمان سے میرے اور میرے ہم سفرؤں کے گرد اگر د آچمکا۔  
جب ہم سب زمین پر گر پڑے تو میں نے عبرانی زبان میں یہ  
آواز سنی کہ اے ساؤل اے ساؤل تو مجھے کیوں ستاتا ہے۔ پینے  
کی آہ پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ہے۔ میں نے کہا اے خداوند  
تو کون ہے؟ خداوند نے فرمایا میں یسوع ہوں۔ جیسے تو ستاتا ہے



لیکن اٹھ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کیوں کہ میں اس لئے تجھ پر ظاہر ہوا ہوں کہ تجھے اُن چیزوں کا بھی خادم اور گواہ مقرر کروں جن کی گواہی کے لئے میں تجھ پر ظاہر ہوا کروں گا۔ اور اُن کا بھی جن کی گواہی کے لئے میں تجھ پر ظاہر ہوا کروں گا۔ اور میں تجھے اس امت اور غیر قوموں سے بچاتا رہوں گا جن کے پاس تجھے اس لئے بھیجتا ہوں کہ تو اُن کی آنکھیں کھول دے۔ تاکہ اندھیرے سے روشنی کی طرف اور شیطان کے اختیار سے خدا کی طرف رجوع لائیں اور مجھ پر ایمان لانے کے باعث گناہوں کی معافی اور مقتدروں میں شریک ہو کر میراث پائیں۔ اس لئے اے اگر بادشاہ! میں اُس آسمانی رویا کا نافرمان نہ ہوا۔ بلکہ پہلے مشیقوں کو پھریرہ تسلیم اور سارے ملک یہودیہ کے باشندوں کو اور غیر قوموں کو سمجھاتا رہا کہ توبہ کریں اور خدا کی طرف رجوع لاکر توبہ کے موافق کام کریں۔ انہی باتوں کے سبب سے یہودیوں نے مجھے سیکلی میں پکڑ کر مار ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن خدا کی مدد سے میں آج تک قائم ہوں اور چھوٹے بڑے کے سامنے گواہی دیتا ہوں۔ اور اُن باتوں کے سوا کچھ نہیں کہتا۔ جن کی پیشگوئی نبیوں اور موسیٰ نے بھی کی ہے کہ مسیح کو دھک اٹھانا ضرور ہے۔ اور سب سے پہلے وہی مردوں میں سے زندہ ہو کر اس امت کو اور غیر قوموں کو بھی نور کا اشتہار دے گا۔

جب وہ اس طرح جواب دہی کر رہا تھا تو فیستس نے بڑی آواز سے کہا۔ اے پولس تو دیوانہ ہے۔ بہت علم نے تجھے دیوانہ کر دیا ہے پولس نے کہا اے فیستس بہادر! میں دیوانہ نہیں بلکہ سچائی اور ہوشیاری کی باتیں کہتا ہوں۔ چنانچہ بادشاہ جس سے میں دلیرانہ کلام کرتا ہوں یہ

باتیں جانتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ ان باتوں میں سے کوئی اُس سے چھپی نہیں کیونکہ یہ ماجرا کہیں کو نے میں نہیں ہوا۔ اے اگر بادشاہ! کیا تو نبیوں کا یقین کرتا ہے؟ میں جانتا ہوں کہ تو یقین کرتا ہے۔ اگر پانے پولس سے کہا۔ تو تو تھوڑی ہی سی نصیحت کر کے مجھے مسیحی کر لینا چاہتا ہے۔ پولس نے کہا میں تو خدا سے چاہتا ہوں کہ تھوڑی نصیحت سے یا بہت سے صرت تو ہی نہیں بلکہ جتنے لوگ آج میری سنتے ہیں میری مانند ہو جائیں۔ ہوا ان زنجیروں کے“ (سہتکڑیوں کے) (اعمال ۲۶: ۱-۲۹)

### ایذا رسانیاں

مقدس وقار رسول جو مقدس پولس رسول کے مشنری دوروں کے دوران ان کے ساتھ ساتھ بطور ایک مورخ اور محرر ہم سفر تھے۔ لکھتے ہیں۔

”جب ہم روم میں پہنچے تو پولس کو اجازت ہوئی کہ اکیلا اُس رہا ہی کے ساتھ رہے جو اُس پر پہرہ دیتا تھا۔

تین روز کے بعد ایسا ہوا کہ اس نے یہودیوں کے رئیسوں کو بلوایا اور جب جمع ہو گئے تو اُن سے کہا اے بھائیو! ہر چند میں نے امت کے اور باپ دادا کی رسموں کے خلاف کچھ نہیں کیا تو بھی یہوشلیم سے قیدی ہو کر رومیوں کے ہاتھ حوالہ کیا گیا۔ انہوں نے میری تحقیقات کر کے مجھے چھوڑ دینا چاہا کیونکہ میرے قتل کا کوئی سبب نہ تھا۔ مگر جب یہودیوں نے مخالفت کی تو میں نے لاچار ہو کر قیصر کے ہاں اپیل کی مگر اس واسطے نہیں کہ اپنی قوم پر مجھے کچھ الزام لگانا تھا۔ پس اس

لیئے میں نے تمہیں بلایا ہے کہ تم سے ہلوں اور گفتگو کروں۔ کیونکہ اسرائیل کی امید کے سبب سے میں اس زنجیر سے جکڑا ہوا ہوں۔“

(اعمال ۲۸: ۱۶-۲۰)

اور وہ پورے دو برس اپنے کرایہ گھر میں رہا۔ اور جو اُن کے پاس آتے تھے اُن سب سے ملتا رہا۔ اور کمال دلیری سے بغیر روک ٹوک کے خدا کی بادشاہی کی منادی کرتا رہا۔ اور خداوند یسوع مسیح کی باتیں سکھاتا رہا۔“ (اعمال ۲۸: ۳۰-۳۱)

مقدس پولس نے لکھا ہے کہ۔

”کیا وہی عبرانی ہیں؟ میں بھی ہوں

کیا وہی اسرائیلی ہیں؟ میں بھی ہوں

کیا وہی اہرام کی نسل سے ہیں؟ میں بھی ہوں

کیا وہی مسیح کے خادم ہیں؟ (میرا یہ کہنا دیوانگی ہے)

میں زیادہ تر ہوں۔ محنتوں میں زیادہ۔ قید میں زیادہ۔ کوڑے

کھانے میں حد سے زیادہ۔ بار بار موت کے خطروں میں رہا ہوں۔

میں نے یہودیوں سے پانچ بار ایک کم چالیس چالیس کوڑے کھائے

تین بار بنیت لگے۔ ایک بار سنگسار کیا گیا۔ تین مرتبہ جہاز ٹوٹنے کی

بلا میں پڑا۔ ایک رات دن سمندر میں کالٹا۔ میں بار بار سفر میں۔ دریاؤں

کے خطروں میں۔ ڈاکوؤں کے خطروں میں اپنی قوم سے خطروں میں۔ غیر

قوموں سے خطروں میں۔ شہر کے خطروں میں۔ بیابان کے خطروں میں سمندر

کے خطروں میں۔ جھوٹے بھائیوں کے خطروں میں محنت اور مشقت میں

بار بار بیداری کی حالت میں بھوک اور پیاس کی مصیبت میں۔ بار بار

ناقہ کشی میں سردی اور ننگاپن کی حالت میں رہا ہوں۔ اور باتوں کے علاوہ جن کا میں ذکر نہیں کرتا۔ سب کلیسیاؤں کی فکر مجھے ہر روز آدبانی ہے۔ کس کی کمزوری سے میں کمزور نہیں ہوتا؟ کس کے ٹھوکر کھانے سے میرا دل نہیں دکھتا؟ اگر خیر ہی کرنا ضرور ہے تو اُن باتوں پر فخر کروں گا۔ جو میری کمزوری سے متعلق ہیں۔ خداوند یسوع کا خدا اور باپ جس کی ابد تک حمد ہو جاتا ہے کہ میں جھوٹ نہیں کہتا۔ دمشق میں اُس حاکم نے جو بادشاہ ارتاس کی طرف سے تھا۔ میرے پکڑنے کے لئے دمشق کے شہر پر پہرا بچھا رکھا تھا۔ پھر اُن کو کمرے میں کھڑکی کی راہ دیوار پر سے لٹکا دیا گیا اور میں اُس کے ہاتھوں سے بچ گیا۔“

(۲۔ کرنتھیوں ۱۱: ۲۲-۳۳)

”مگر اُس نے مجھ سے کہا کہ میرا فضل تیرے لئے کافی ہے کیونکہ

میری قدرت کمزوری میں پوری ہوتی ہے۔ پس میں بڑی

خوشی سے اپنی کمزوری پر فخر کروں گا۔ تاکہ مسیح کی قدرت تجھ

پر چھپائی نہ رہے۔ اس لئے میں مسیح کی خاطر کمزوری میں بے عزتی

میں احتیاج میں۔ ستائے جانے میں۔ تنگی میں خوش ہوں کیونکہ

جب میں کمزور ہوتا ہوں۔ اُسی وقت زور آور ہوتا ہوں۔“

(۲۔ کرنتھیوں ۱۲: ۹-۱۰)

## عرفان الہی

مقدس پولس رسول اپنے خطوط میں مسیح یسوع کی صلیبی موت اور مردوں میں سے جی اٹھنے کی قدرت اور عظمت، الہی محبت کی حقیقت



اور عرفان الہی کا مکاشفہ اور فلسفہ تعلیم اس طرح بیان کرتے ہیں کہ:-  
 ”لیکن خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے، کہ  
 جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر موتا۔ پس جب  
 ہم اُس کے خون کے باعث اب راستہ نہ ٹھہرے تو اُس کے  
 وسیلہ سے غضب الہی سے موزر ہی بچیں گے۔“

(رومیوں ۵: ۸-۹)

میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں۔ اور اب میں زندہ نہ رہا  
 بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔ اور میں جواب جسم میں زندگی گزارتا  
 ہوں تو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے گھبراتا ہوں۔ جس نے مجھ سے  
 محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لیے موت کے حوالہ کر دیا۔ میں خدا  
 کے فضل کو بیکار نہیں کرتا کیونکہ راستہ بازی اگر شریعت کے وسیلہ  
 سے ملتی تو مسیح کا مرنا عبث ہوتا۔“ (گلٹیوں ۲: ۲۰-۲۱)  
 ”لیکن خدا نہ کرے کہ میں کسی چیز پر فخر کروں۔ سوا اپنے خداوند  
 یسوع مسیح کی صلیب کے۔“ (گلٹیوں ۶: ۱۴)

”مسیح مجھ میں بوتا ہے۔“ (۲- کرنتھیوں ۱۳: ۳)

”مگر ہم میں مسیح کی عقل ہے۔“ (۱- کرنتھیوں ۲: ۱۶)

”مگر جس میں مسیح کا روح نہیں وہ اُس کا نہیں۔“ (رومیوں ۸: ۹)

”کیونکہ ہم زندہ خدا کا مقدس ہیں۔“ (۳- کرنتھیوں ۶: ۱۶)

”میں اُس خدا کو جو سب چیزوں کو زندہ کرتا ہے۔ اور  
 مسیح یسوع کو جس نے پنطیس پیلطس کے سامنے  
 اچھا اقرار کیا تھا۔ گواہ کر کے تجھے تاکید کرتا ہوں کہ ہمارے

خداوند یسوع مسیح کے اُس ظہور (ابدثانی) تک حکم کو بے باغ  
 اور بے الزام رکھ۔ جسے وہ مناسب وقت پر نمایاں کریگا۔  
 جو مبارک اور واحد حاکم۔ بادشاہوں کا بادشاہ اور  
 خداوندوں کا خداوند ہے۔ بقا صرف اُسی کو ہے اور وہ اُس  
 فور میں رہتا ہے جس تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ نہ  
 اُسے کسی انسان نے دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ اُس  
 کی عزت اور سلطنت ابد تک رہے۔ آمین۔“

(۱- تیمتھیس ۶: ۱۶-۱۷)

اپنی ۳۳ سالہ رسالت کی خدمت کے دوران مقدس پولس رسول  
 نے مختلف کلیسیاؤں کے ایمان کی مضبوطی اور روحانی بیداری اور  
 سرگرمی کے لیے ۱۴ اہامی مقدس خطوط روح القدس کی تحریک سے  
 قلم بند کیے تھے۔ آخر کار ۲۹ جون ۶۶ء کو ملک اٹلی کے شہر روما  
 میں بت پرست، غیر وقیر بادشاہ نے جب مسیحیوں پر ایذا رسانی  
 شروع کی تو خداوند یسوع مسیح کے اس رسول مقبول کو بھی شہید کروا  
 دیا۔ اور اُس کی گردن کھڑی سے کٹوا دی۔ مقدس پطرس رسول بھی روما  
 میں لٹے مصلوب کر کے شہید کئے گئے تھے۔

ساؤل کے دمشق کی راہ پر جاتے ہوئے آسمان سے خداوند  
 یسوع کا ساؤل پر جلوہ گر ہونا اور اُسے اپنی مقدس خدمت کے  
 لیے بلانا ایک بڑا عجیب میجزاز واقعہ تھا۔ اور ساؤل کا خداوند  
 یسوع مسیح مصلوب پر ایمان لانا۔ اور بڑی جانفشانی سے خداوند  
 یسوع مسیح کے نام کی گواہی دینا۔ اور مسیحی کلیسیا کی ترویج و ترقی اور

استحکام کے لیے خدمت کرنا مسیح یسوع کے نام کی خاطر شہید ہونا مسیحی مذہب کی سچائی کی ایک بڑی پختہ دلیل اور ہر صداقت ہے۔ کیونکہ ساؤل نے اپنے پولس رسول نام سے مشہور ہو کر خداوند یسوع مسیح مصلوب کے نام پر اپنی جان تک قربان کر دی۔ اور زندہ مسیح مصلوب کے نام پر اپنا خون بہا دیا۔ چنانچہ مقدسوں کا خون شہادت کلیسیاء کی ترقی کا بار آور بیج ثابت ہوتا رہا ہے۔ اپنے مخالفوں کا قاتل جب خود قتل کرتے کرتے مقتول ہو جاتے تو وہ قاتل کس طرح شہید کہلا سکتا ہے؟ شہید وہ کہلا سکتا ہے جو خود کسی کا قاتل نہ ہو اور اُس کے ہاتھ کسی کے خونِ ناتی سے پاک ہوں۔ اور وہ تبلیغِ حق کی خاطر مقتول ہوا ہو۔ اس لیے زندہ مسیح مصلوب کے مقدس شاگرد اور مقدس رسول جن کے ہاتھ خونِ ناتی سے پاک تھے۔ فی الحقیقت وہی بے عیب شہید تھے۔

مقدس پولس رسول نے روما میں اپنی شہادت سے پہلے مقدس تیمتھیس کے نام خط میں اسے بڑی تسلی اور اطمینان کی باتیں لکھی ہیں۔ جو تمام مسیحی ایمانداروں کے لیے بھی باعثِ اطمینان ہیں۔ اس نے تیمتھیس کے نام پہلا خط مقدونہ سے ۶۴ء میں اور دوسرا خط روما سے ۶۵ء میں لکھا تھا۔ کہ:-

”مگر تو سب باتوں میں ہوشیار رہ۔ دُکھ اٹھا۔

بشارت کا کام انجام دے۔ اپنی خدمت کو پورا کر کیونکہ میں اب قربان ہو رہا ہوں۔ اور میرے کوچ کا وقت آ پہنچا ہے۔ میں اچھی کشتی لڑ چکا۔ میں نے دور کو

ختم کر لیا۔ میں نے ایمان کو محفوظ رکھا۔ آئندہ کے لیے میرے واسطے راستبازی کا وہ تاج رکھا ہوا ہے۔ جو عادل منصف یعنی خداوند مجھے اس دن دے گا اور صرف مجھے ہی نہیں بلکہ اُن سب کو بھی جو اس کے ظہور (آمد ثانی) کے آرزو مند ہوں۔“

(۲۔ تیمتھیس ۴: ۵-۸)

”خداوند مجھے ہر ایک بُرے کام سے چھڑائے گا۔ اور اپنی آسمانی بادشاہی میں صحیح سلامت پہنچائے گا۔ اُس کی تجید ابد الابد ہوتی رہے۔ آمین۔“

(۲۔ تیمتھیس ۴: ۱۸)

مقدس پولس رسول نے فلسفہ و تصوف اور نئی زندگی، نئی انسانیت، خدا سے میل ملاپ اور عرفانِ الہی کے اجرِ عظیم کے لیے مختلف تشبیہات اور استعارات استعمال کیے ہیں۔ انعام پانے کی دوڑ۔ انعام کا سہرا۔ فتح مند زندگی کے انعام کے لیے تاج پہننا کشتیِ فتح۔ انسانی حکمت کے مقابلہ میں خدا کی اعلیٰ حکمت و دانائی۔ آسمانی زندگی، آسمانی بادشاہی۔ آسمانی ہیمل۔ آسمانی سردار کا ہن آسمانی بدن۔



## فلسفہ تعلیم مقدس پولس رسول

مقدس پولس رسول کا پیش کردہ فلسفہ تعلیم خداوند یسوع مسیح کی پیش کردہ انجیلی تعلیمات کے عین مطابق ہے جو انسان کے فہم و ادراک سے بھی متعلق ہے۔ مقدس پولس رسول نے خداوند یسوع مسیح مصلوب ابن خدا کی پیش کردہ خدا کی پدرانہ محبت کی عظمت اور اعلیٰ تعلیم کی نہایت عمدہ انداز سے وضاحت اور تشریح و تاویل فرمائی ہے۔ خاص کر خدا باپ کی لازوال پدرانہ محبت خدا کے بیٹے مسیح مصلوب کی عظیم قربانی جو دنیا کے گناہوں کے کفارہ اور خدا کے فضل سے متعلق ہے۔ اس کی نہایت احسن الفاظ میں وضاحت اور تشریح فرمائی ہے۔ زبور کی کتاب میں لکھا ہے کہ:

”تیری باتوں کی تشریح نور بخشی ہے“ (زبور ۱۱۹: ۱۳۰)

مقدس پولس رسول نے یہودیوں اور یونانیوں اور رومیوں اور دیگر بڑے پرست غیر اقوام میں یروشلیم سے شروع کر کے ایشیا کو چمک تک لوگوں کو زندہ مسیح مصلوب کے وسیلہ نجات کی خوشخبری سنائی اور یروشلیم سے لے کر یونان اور یونان سے آگے روم و ماشرنگ پیدل اور اور بھری سفر طے کئے۔ مقدس پولس رسول نے لکھا ہے کہ:-

”اور جب میں مسیح کی خوشخبری دینے کو ترواس میں آیا اور خداوند میں میرے لیے دروازہ کھل گیا۔ تو میری روح کو آرام نہ ملا اس لیے کہ میں نے اپنے بھائی طیتلس کو نہ پایا۔ پس اُن سے رخصت ہو کر مکدونیہ

چلا گیا۔ مگر خدا کا شکر ہے جو مسیح میں ہم کو ہمیشہ اسیروں کی طرح گشت کرتا ہے اور اپنے علم کی خوشبو ہمارے وسیلہ سے ہر جگہ پھیلاتا ہے۔“

(۲- کرنتھیوں ۲: ۱۲-۱۴)

چنانچہ مقدس پولس رسول کی ولیم ابنہ بشارتی سرگرمیوں کی وجہ سے جگہ بہ جگہ مقدس مسیحی کلیسیا میں وجود میں آئیں۔ ان مسیحی کلیسیاؤں کے ایمان کی مضبوطی اور استحکام کے لیے چودہ خطوط لکھ کر ان کو روانہ کئے اور ان مقدس کلیسیاؤں کی رہنمائی اور مسیحی تعلیم کے لیے خادم الدین بھی مقرر کئے تھے۔ اور ان خدام الدین کی تعلیم اور ذمہ داریوں اور اوصاف اور مشکلات اور کمزوریوں اور خوبیوں سے بھی اُن کو آگاہ کیا ہے۔ اُس نے مشرقی اور مغربی ممالک میں جا کر وہاں کلیسیا میں قائم کرنے کے لیے زیادہ تر پیدل خطرناک طویل سفر طے کئے تھے وہ کتاب مقدس کے پیش کردہ علم الہیات کا ایک بہت بڑا جید ماہر عالم تھا۔ اُس نے مسیح خداوند کی پیش کردہ انجیلی تعلیمات کو بڑی تفصیل اور وضاحت سے بیان کیا ہے جس کی وجہ سے اُس کے الہامی خطوط میں زبردست دلچسپی، جاذبیت اور تاثیر پائی جاتی ہے۔ کیونکہ انجیلی کلام الہی کو سمجھنے کے لیے انسان کو خدا سے مدد حاصل کرنے دعا اور عقل و حکمت سے کام لینے کی بھی ضرورت ہے۔ اور وصال باری تعالیٰ کے لیے انجیلی فلسفہ تعلیم کی ضرورت ہے۔

یونان اور یونان کا نواحی علاقہ جو فلسفہ اور حکمت اور علم و ادب کا گہوارہ اور قدیمی مرکز سمجھا جاتا تھا۔ وہاں اُس نے خدا کی پدرانہ محبت کے سچی تصویر خدا اور مسیح کی صلیبی موت اور قیامت میں الہی محبت کی عظمت اور خدا کے فضل، مفت نجات کی بخشش اور وصال باری



تعالیٰ کا مکاشفہ و فلسفہ بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ اور یونانیوں کے فلسفہ کو مات کر کے رکھ دیا۔ اور یونانیوں اور رومیوں نے خدا کے بیٹے مسیح مصلوب کے آگے اپنے ہتھیار ڈال دیئے اور وہ بخوشی برضا و رغبت زندہ مسیح خداوند پر ایمان لے آئے تھے۔ اور آج تک وہ اسی مسیحی ایمان اور انجیلی فلسفہ کو حیدر قائم ہیں۔ اُس کے مشنری دوروں کا احوال لکھنے والا مورخ اور محرر مقدس ٹوماس رسل اُس کے ساتھ ساتھ رہتا تھا۔ مقدس پولس رسول نے اعلان کیا کہ مجھ میں مسیح کا روح اور مسیح کی عقل ہے۔ اور فی الحقیقت میری زندگی میں زندہ مسیح مصلوب بولتا اور کلام کرتا ہے۔ اور خداوند یسوع مسیح کی ذات الہی میں حکمت اور معرفت کے خزانے پوشیدہ ہیں: لکھا ہے کہ:-

”کیونکہ دنیا کی حکمت خدا کے نزدیک بے وقوفی ہے۔“

چنانچہ لکھا ہے کہ وہ حکیموں کو اُن ہی کی چالاکی میں پھنسا دیتا ہے۔ اور یہ بھی کہ خداوند حکیم کی خیالات کو جانتا

ہے۔ کہ باطل ہیں (۱۔ کرنتھیوں ۳: ۱۹ - ۲۰)

”جب ہلا موقوف ہو گیا۔ تو پولس نے شاگردوں کو بلوا کر نصیحت کی اور اُن سے رخصت ہو کر مکہ و نیہ کو روانہ ہوا۔ اور اُس علاقہ سے گذر کر اور انہیں بہت نصیحت کر کے یونان آیا۔ جب تین جہینے رہ کر سواریہ کی طرف جہاز پر روانہ ہوئے تو یہودیوں نے اُس کے برخلاف سازش کی۔ پھر اُس کی یہ صلاح ہوئی کہ مکہ و نیہ ہو کر واپس جائے“ (اعمال ۲۰: ۱ - ۳)

جب پولس اچھٹنے میں اُن کی راہ دیکھ رہا تھا تو شہر کو بتوں سے بھرا ہوا دیکھ کر اُس کا جی جل گیا۔ اس لئے وہ عبادت خانہ میں یہودیوں اور خدا پرستوں سے اور چرک میں جو ملتے تھے اُن سے روزِ بحث کیا کرتا تھا۔ اور چند اپکورہ اور ستورسکی فیلسوف اُس کا مقابلہ کرنے لگے۔ بعض نے کہا یہ بکواسی کیا کہنا چاہتا ہے؟ اور دوسرے نے کہا یہ غیر معبودوں کی خبر دینے والا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ یسوع اور قیامت کی خوشخبری دیتا تھا۔ پس وہ اُسے اپنے ساتھ اریوگلوس پر لے گئے اور کہا آیا ہم کو معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ نئی تعلیم جو تو دیتا ہے کیا ہے؟ کیونکہ تو ہمیں انوکھی باتیں سناتا ہے۔ پس ہم جانتا چاہتے ہیں کہ ان سے غرض کیا ہے (اس لئے کہ سب اچھٹنوی اور پردیسی جو وہاں مقیم تھے۔ اپنی فرصت کا وقت نئی نئی باتیں کہنے سننے کے سوا اور کسی کام میں صرف نہ کرتے تھے) پولس نے اریوگلوس کو بیچ میں کھڑے ہو کر کہا کہ اے اچھٹنے والو! میں دیکھتا ہوں کہ تم ہر بات میں دیوتاؤں کے بُرے ماننے والے ہو۔ چنانچہ میں نے سیر کرتے اور تہارے معبودوں پر غور کرتے وقت ایک ایسی قربان گاہ بھی پائی جس پر لکھا تھا کہ نامعلوم خدا کے لئے پس جس کو تم بغیر معلوم کئے پوجتے ہو۔ میں تم کو اُسی کی خبر دیتا ہوں جس خدا نے دنیا اور اُس کی تمام چیزوں کو پیدا کیا وہ آسمان اور زمین کا مالک ہو کر ہاتھ کے بنائے ہوئے مندروں میں نہیں رہتا نہ کسی چیز کا محتاج ہو کر آدمیوں کے ہاتھوں سے خدمت لیتا ہے کیونکہ وہ تو خود سب کو زندگی اور سانس اور سب کچھ دیتا ہے۔ اور اس نے ایک ہی اصل سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام روئے زمین پر رہنے کے لئے پیدا کی اور اُن کی میعادیں اور سکونت کی حدیں مقرر کیں۔ تاکہ خدا کو ڈھونڈیں۔ شاید کہ ٹٹول کر



اُسے پائیں۔ ہر چند وہ ہم میں سے کسی سے دور نہیں کیونکہ اُسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں۔ جیسا تمہارے شاعروں میں سے بھی بعض نے کہا ہے کہ ہم تو اُس کی نسل بھی ہیں۔ پس خدا کی نسل ہو کہ ہم کو یہ خیال کرنا مناسب نہیں کذاتِ الہی اُس سونے یا دھوپے یا پتھر کی مانند ہے۔ جو آدمی کے ہنر اور ایجاد سے گھڑے گئے ہوں پس خدا جہالت کے وقتوں سے چشم پوشی کر کے اب سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ تو بکر ہیں۔ کیونکہ اُس نے ایک دن ٹھہرایا ہے جس میں وہ راستی سے دنیا کی عدالت اُس آدمی (یعنی مسیح یسوع) کی معرفت کرے گا۔ جیسے اُس نے مقرر کیا ہے اور اُسے مردوں میں سے جلا کر یہ بات سب پر ثابت کر دی ہے۔

جب انہوں نے مردوں کی قیامت کا ذکر سنا تو بعض ٹھٹھا مارنے لگے۔ اور بعض نے کہا کہ یہ بات ہم تجھ سے کبھی نہیں گے۔ اسی حالت میں پولس اُن کے بچ میں سے نکل گیا۔ مگر چند آدمی اُس کے ساتھ مل گئے۔ اور ایمان لے آئے۔ اُس میں دیونسی لیس اریوٹس کا ایک حاکم اور دوس نام ایک عورت تھی اور بعض اور بھی اُن کے ساتھ تھے۔

(اعمال ۱۷: ۱۶-۳۴)

”چنانچہ یہودی نشان چاہتے ہیں اور یونانی حکمت تلاش کرتے ہیں۔ مگر ہم اُس مسیح مصلوب کی منادی کرتے ہیں جو یہودیوں کے نزدیک ٹھکر اور غیر قوموں کے نزدیک یوقوتی ہے۔ لیکن جو بلائے ہوئے ہیں یہودی ہوں یا یونانی اُن کے نزدیک مسیح خدا کی قدرت اور خدا کی حکمت ہے۔“

(۱۔ کرنتھیوں ۲: ۲۲-۲۴)

”اور خدا کے بھید یعنی مسیح کو پہچانیں۔“

جس میں حکمت اور معرفت کے سب خزانے پوشیدہ ہیں۔“

(یکلیوں ۲: ۲۰-۳۳)

”خبردار کوئی شخص تم اُس فیلسوفی اور لاعاصل فرب سے شکار نہ کر لے جو انسانوں کی روایت اور دنیوی ابتدائی باتوں کے موافق ہیں نہ کہ مسیح کے موافق۔ کیونکہ اُلوہیت کی ساری محمودی اُسی میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے اور تم اُسی میں معمور ہو گئے ہو۔ جو ساری حکومت اور اختیار کا سر ہے۔“

(یکلیوں ۲: ۸-۱۵)

”مقدس پولس رسولی نے اپنے تمام الہامی خطوط میں الہی حکمت علم الہیات، فلسفہ وحدت الوجود اور علم تصوف اور وصال الہی تعالیٰ کے بارے میں ایسا مؤثر روحانی مکاشفہ اور فلسفہ قلمبند کیا ہے کہ غیر مذاہب کے بانی اور رہنما اور مجدد اور مفکر اور مفسر و محقق، فلاسفہ اور حکیم اُس کے آگے لاجواب اور بے بس ہیں۔“

”مقدس پولس رسول کا دعویٰ یہ ہے کہ:-

”کیونکہ ہم اگرچہ جسم میں زندگی گزارتے ہیں۔ مگر جسم کے طور پر لڑتے نہیں۔“

اس لیے ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں۔

بلکہ خدا کے نزدیک قلعوں کے ڈھادینے کے قابل ہیں چنانچہ ہم تصورات اور ہر ایک اونیچیز کو جو خدا کی پہچان کے برعکس سر اٹھانے ہوئے ہے۔ ڈھا دیتے ہیں۔ اور ہر ایک خیال کو قید کر کے

مسیح کا فرمانبردار بنا دیتے ہیں؟ (۲۔ کرنتھیوں ۱۰: ۳-۵)  
 • کیونکہ صلیب کا پیغام ہلاک ہونے والوں کے نزدیک تو یوقونی  
 ہے مگر ہم نجات پانے والوں کے نزدیک خدا کی قدرت ہے۔

کیونکہ لکھا ہے کہ  
 میں حکیموں کی حکمت کو نیست اور عقلمندوں کی عقل کو رد کروں گا۔  
 کہاں کا حکیم؟ کہاں کا فقیہ؟ کہاں کا اس جہان کا بحث کرنے  
 والا؟ کیا خدا نے دنیا کی حکمت کو یوقونی نہیں ٹھہرایا؟ اس  
 لئے کہ جب خدا کی حکمت کے مطابق دنیا نے اپنی حکمت سے  
 خدا کو نہ جانا تو خدا کو یہ پسند آیا کہ اس منادی کی یوقونی کے  
 وسیلہ سے ایمان لانے والوں کو نجات دے۔ چنانچہ یہودی  
 نشان چاہتے اور یونانی حکمت تلاش کرتے ہیں جو یہودیوں کے نزدیک ظہور  
 اُس مسیح مصلوب کی منادی کرتے ہیں جو یہودیوں کے نزدیک ظہور

اور غیر قوموں کے نزدیک یوقونی ہے۔ لیکن جو بلائے  
 ہوئے ہیں۔ یہودی ہوں یا یونانی۔ اُن کے نزدیک مسیح  
 خدا کی قدرت اور خدا کی حکمت ہے۔ کیونکہ خدا کی یوقونی  
 آدمیوں کی حکمت سے زیادہ حکمت والی ہے اور خدا کی  
 کمزوری آدمیوں کے زور سے زیادہ زور آور ہے۔

(۱۔ کرنتھیوں ۱۸: ۲۵)

چنانچہ کہاں گیا وہ بقراط سقراط اور ارسطو اور افلاطون کا فلسفہ؟  
 اور رومی حکومت کا دبیر؟ مسیحی کلیسا، اُن کو ملیا میٹ اور ہضم کر  
 گئی۔ یاد رہے کہ نہ کسی مذہب میں ایسا منجی زندہ مسیح مصلوب فاتح موت  
 اور قبر پیدا ہوا ہے اور نہ کبھی پیدا ہوگا۔ امد نہ کبھی  
 کسی مذہب میں مقدس پولس رسول مقبول جیسا جید عالم رسول پیدا

ہوا ہے اور نہ کبھی پیدا ہوگا۔ اس لئے ناخواندہ متعصب لوگ حمد و  
 جلس کے مارے خواہ مخواہ عالمگیر مسیحی مذہب کی عیب جوئی کرتے ہیں  
 اور مقدس پولس رسول کی طرف انگشت نمائی کرتے ہیں کہ اُس نے  
 مسیحیت کو نیا رنگ دیا تھا۔

چنانچہ مقدس پولس رسول نے موسوی شریعت اور مسیح خداوند  
 کے پیش کردہ معافی اور نجات کے بارے میں اور الہی شریعت کے  
 فلسفہ و محبت اور اصولوں کی بھی خوب وضاحت اور تشریح فرمائی  
 ہے اور شریعت کے حقیقی مفہوم اور مقاصد بیان کئے ہیں۔ اور  
 حکمت و معرفت اور ایمان اور اعمال صالح کے بھید اور خدا کے  
 فضل کی عظمت نجات بالکفارہ اور وصال باری تعالیٰ پر خوب  
 روشنی ڈالی ہے۔ اور انسان کی ظاہری اور باطنی کمزوری اور  
 پاکیزگی اور نئی زندگی نبی انسانیت اور علم تصوف کی تمام پیچیدہ  
 گتھیوں کی بھی خوب وضاحت و تشریح فرمائی ہے۔ اور اُن کے  
 بارے میں ایسی عجیب تعلیم دی ہے کہ غیر مذاہب کے علماء و مفکرین  
 کے دل و دماغ اور ذہن و ہنم اور عقل و دانش میں بھی ایسی باتیں  
 ہرگز نہیں آسکتیں۔ کیونکہ وہ خدا کی باتیں ہیں جن کا مکافہ اُسے  
 خدا کی طرف سے ہوا تھا۔ اُس نے خدا کی لازوال محبت اور قربانی  
 اور نجات اور اعمال صالح اور نیکی اور بھلائی کے فلسفہ و محبت  
 اور مسیح مصلوب کے بیش قیمت صلیبی خون کی عظمت کو کفارہ کی  
 صورت میں اس طرح واضح کیا ہے کہ انسانی عقل و ذہن رہ جاتی  
 ہے۔ اس نے اپنے خطوط میں انسانی خیرات اعمال صالح و عبادت



دریا صفت اور قربانیوں پر فخر کرنے والوں کے فخر کا بھی تسلی بخش احوال لکھا ہے۔ اور خدا کی محبت اور خدا کے فضل کے مقابلہ میں انسانی کوششوں کے حوصلے پست کر دیئے ہیں۔ اور اس بات پر زور دیا ہے کہ خدا کی محبت اور ایمان اور مسیح میں خدا کے فضل اور گناہوں سے نجات کی مفت بخشش کے مقابلہ میں تمام انسانی کوششیں بے کار اور نامفید ہیں۔ اُس نے لکھا ہے کہ صرف خدا باپ اپنے آسمانی زندہ بیٹے کے ذریعہ سے ہمیں گناہوں سے نجات اور خلاصی اور غر خان الہی بخشنے اور نیک اعمال کی تحریک بخشنے پر قادر ہے اُس نے نجات بذریعہ رسوائی شریعت کی تمام انسانی غلط فہمیوں اور گھمنڈ کو بھی توڑ کر رکھ دیا ہے یوں لکھا ہے کہ:-

”آپس کی محبت کے سوا کسی چیز میں کسی کے قرضدار نہ ہو کیونکہ جو دوسرے سے محبت رکھتا ہے اُس نے شریعت پر پورا عمل کیا کیونکہ یہ باتیں کہ زنا نہ کر۔ خون نہ کر۔ چوہی نہ کر۔ لہجہ نہ کر۔ اور ان کے سوا اور جو کوئی حکم ہو۔ اُن سب کا خلاصہ اس بات میں پایا جاتا ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔ محبت اپنے پڑوسی سے بدی نہیں کرتی۔ اس واسطے محبت شریعت کی تعمیل ہے“

(رومیوں ۱۳: ۸-۱۰)

مقدس پولس رسول نے سچے زندہ خدا پر خالص ایمان رکھنے پر زور دیا ہے اور خدا کی محبت اور اُس کے فضل کی دولت جو خداوند مسیح مسیح کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتی ہے اس پر ایمان لانے کو بڑی خاص

اہمیت دی ہے۔ اور مسیح خداوند کی انجیلی تعلیم کے اس مکاشفہ کی وضاحت نہ مائی ہے۔ جیسے کہ لکھا ہے کہ:-

”شریعت تو موسیٰ کی معرفت دی گئی

مگر فضل اور سچائی مسیح کی معرفت پہنچی“ (انجیل یوحنا: ۱۷)

چنانچہ خداوند مسیح کی ساری انجیلی تعلیم اُس کی عملی زندگی سے وابستہ تھی۔ مسیح خداوند نے شریعت کی رسومات پر زور دینے والوں اور اُس پر فخر کرنے والوں کی تمام غلط فہمیوں کو دور کیا۔ اور شریعت کے صحیح مفہوم اور مقاصد کی تعلیم دی۔ فرمایا:-

”کیا موسیٰ نے تمہیں شریعت نہیں دی؟

تو بھی تم میں سے شریعت پر کوئی عمل نہیں کرتا“

(انجیل یوحنا: ۷: ۱۹)

”کیونکہ سب نبیوں اور تورات نے یوحنا تک نبوت کی“

(انجیل متی ۱۱: ۱۳)

شریعت اور انبیاء، یوحنا تک رہے“ (انجیل لوقا ۱۶: ۱۶)

یعنی شریعت کی منادی کرنے والوں کا دور یوحنا بنی تک رہا۔ لیکن شریعت کے ماننے والوں میں بڑی ریاکاری اور ظاہر دار کی عبادت پائی جاتی تھی۔ فرمایا:-

”اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ پودنیہ اور سولفت

اور زہرہ پر تو وہ بکری دیتے ہو۔ پر تم نے شریعت کی زیادہ

بجاری (ضروری) باتوں یعنی انصاف اور رحم اور ایمان کو چھوڑ

دیا ہے“ (انجیل متی ۲۳: ۲۳)

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ رسوماتی شریعت کی باتوں پر فخر کرنے والے اس کے اخلاقی مقاصد کو بھول چکے تھے۔ اس لیے وہ نہایت قصور وار تھے کیونکہ انسان نفسِ امّارہ (سورۃ یوسف ۵۳) کا پیدا شدہ غلام ہے۔ اور اسی کا نام گناہ ہے جو خدا کی نافرمانی کرتا ہے۔ اسی کو ہم پیدا شدہ کمزوری یا گناہ گاری کہتے ہیں جس کی وجہ سے کوئی شخص شریعت کی تعمیل میں کامل نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔

”اس لیے مقدس پولس رسول نے لکھا ہے کہ :-

”پس شریعت پاک ہے اور حکم بھی پاک اور راست۔ اور

اچھا ہے“۔ (رومیوں ۷: ۱۲)

”پس شریعت مسیح تک پہنچانے کو ہمارا استاد بنی تاکہ ایمان کے سبب سے راستا بظہر میں۔ مگر جب ایمان آچکا تو ہم استاد

(شریعت) کے ماتحت نہ رہے“ (گلیتوں ۳: ۲۴-۲۵)

”شریعت کے وسیلے سے تو گناہ کی پہچان ہوتی ہے“

(رومیوں ۳: ۲۰)

۔۔۔ اُس نے خداوند یسوع مسیح کی شریعت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ :-

”تم ایک دوسرے کا بار اٹھاؤ اور یوں مسیح کی شریعت کو پورا

کرو“ (گلیتوں ۲: ۴)

مسیح خداوند کی شریعت کو اُس نے آزادی کی کامل شریعت

کا نام دیا ہے۔ (یعقوب ۱: ۲۵)

مسیح کی شریعت کو بادشاہی شریعت قرار دیا ہے لکھا ہے کہ :-

”اگر تم اس نوشتہ کے مطابق کر اپنے پروسی سے اپنی مانند

محبت رکھ اُس بادشاہی شریعت کو پورا کرتے ہو تو اچھا

کرتے ہو“ (یعقوب ۲: ۸)

مسیح خداوند کی شریعت محبت اور خدمت کی شریعت ہے۔ بادشاہی شریعت اور آزادی کی کامل شریعت ہے۔

رسوماتی شریعت کے بارے میں لکھا ہے کہ :-

”کیونکہ جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں۔ وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں۔

چنانچہ لکھا ہے کہ جو کوئی اُن سب باتوں کے کرتے پر قائم

نہیں رہتا جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں وہ لعنتی ہے

اور یہ بات ظاہر ہے کہ شریعت کے وسیلے سے کوئی شخص

خدا کے نزدیک راستباز نہیں ٹھہرتا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ

راستباز ایمان سے جیتا رہے گا۔ اور شریعت کو ایمان

سے کچھ واسطہ نہیں“ (گلیتوں ۳: ۱۲-۱۳)

”چنانچہ ابراہام خدا پر ایمان لایا۔ اور یہ اُس کیلئے راستبازی

گن گیا۔ پس جان لو کہ جو ایمان والے ہیں۔ ابراہام کے فرزند

ہیں“ (گلیتوں ۳: ۶-۷)

چنانچہ مسیح خداوند نے اُن سب کو جو اُس کے پاس آتے ہیں۔ اور

آتے تھے اُن کو ایمان لانے کی تاکید فرمائی تھی۔ الیا ایمان جو ابراہام

کے ایمان کی مانند بچتے ہو۔ کیونکہ ابراہام خدا پر ایمان لایا اور یہ

اُس کے لیے راستبازی گنا گیا۔ خداوند یسوع مسیح نے غیر یہودیوں



کے ایمان کی تعریف کی جنہوں نے اُس پر ایمان لاکر شفا پائی تھی۔  
ایک کنعانی عورت کو فرمایا۔ اے عورت تیرا ایمان بہت  
بڑا ہے۔ (انجیل متی ۱۵: ۲۸)

ایک رومی صومیدار کے ایمان کی تعریف کی فرمایا کہ  
میں نے ایسا ایمان اسرائیل میں بھی نہیں پایا۔

(انجیل لوقا ۷: ۹)

”بھتیجے (سامری اُس پر) ایمان لائے“ (انجیل یوحنا ۴: ۴۱)  
”کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا  
بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو  
بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے“ (انجیل یوحنا ۳: ۱۶) ساری  
دنیا کے لئے مسیح کی طرف سے نجات کی دعوت عام ہے  
چنانچہ خداوند یسوع مسیح نے ایک موقع پر یہودیوں کو بتایا کہ تم جو  
اہل شریعت ہو تم میں سے کوئی بے گناہ نہیں۔ اور تم میں سے جو بے  
گناہ ہو وہی پہلے اس عورت کو پتھر مارے۔

یہودی ایک عورت کو جو بدکاری کے فعل کی حالت میں پکڑی  
گئی تھی۔ اُسے خداوند یسوع کے پاس لائے۔ تاکہ اس کے سامنے موسوی  
شریعت کے مطابق اُسے سنگسار کریں۔ یہودیوں نے کہا تو ریت میں  
مُڑے نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ایسی عورتوں کو سنگسار کریں۔  
”پس تو اس کی نسبت کیا کہتا ہے؟“

اُس نے اُن سے کہا۔  
جو تم میں سے بے گناہ ہو وہی پہلے اُس کے پتھر مارے اور پھر جب تک

کر زمین پر انگلی سے لکھنے لگا۔ (انجیل یوحنا ۸: ۱۷)  
(کیونکہ جو جو یہودی اپنے مائے میں پتھر اٹھائے اُس کے نزدیک آتا  
تھا۔ خداوند یسوع مسیح زمین پر انگلی سے اُس کا گناہ لکھتے جلتے تھے)  
اور یہ سن کر بڑوں سے لے کر چھوٹوں تک ایک ایک کر کے نکل گئے۔  
اور یسوع اکیلا رہ گیا۔ اور وہ عورت وہیں بیچ میں رہ گئی۔

”یسوع نے سیدھے ہو کر اُس (عورت) سے کہا اے عورت

یہ لوگ کہاں گئے؟ کیا کسی نے تجھ پر حکم نہیں لگایا، اُس

نے کہا اے خداوند کسی نے نہیں۔ یسوع نے کہا میں بھی تجھ

پر حکم نہیں لگاتا جا پھر گناہ نہ کرنا“ (انجیل یوحنا ۸: ۱۱-۱۲)

اور بھی ایسے واقعات ہوئے اور گناہگاروں نے ایسے لوگوں کو کوڑوں

کی سزا دی درحالیکہ وہ خود بھی گناہگار تھے۔ کیا خدا کے خوف سے ایسے

گناہ دنیا سے مٹ گئے؟ تا وقتیکہ اُن کی ضمیر اُن کو بُرے کاموں سے

نرو کے۔ یہودیوں میں زنا کے معاملہ میں عورتوں کو زیادہ قصور وار

اور سزا کا مرتکب سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے لوگ گناہ کو گناہ نہیں مانتے

جو پکڑا جائے اُسے صاف نہیں کرتے۔ خداوند یسوع مسیح نے اُس

عورت کو موت کے خطرہ سے نکال کر زندگی دی۔ چنانچہ اُس عورت

متعلق معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے گناہ کی زندگی ترک کر کے نیکی کی زندگی

اختیار کر لی اور وہ ایک نیک خاتون بن گئی۔ اور نیک زندگی بسر کرتی

رہی۔ خداوند یسوع مسیح نے فرمایا ہے۔

”کیونکہ ابن آدم (یسوع) لوگوں کی جان برباد کرتے نہیں

بلکہ بچانے آیا۔“ (انجیل لوقا ۹: ۵۶)

خدا تعالیٰ کی الہامی کتاب مقدس بائبل میں لکھا ہے کہ۔

”خداوند کی شریعت کامل ہے (زبور ۱۹: ۷)“

وہ جان کو بجا کرتی ہے۔

خداوند کی شہادت برحق ہے۔ نادان کو دانش بخشی ہے۔

خداوند کے قوانین راست ہیں۔ وہ دل کو فروخت پہنچاتے ہیں۔

خداوند کا حکم بے عیب ہے۔ وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔“

وہ سونے سے بلکہ بہت کمزور سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

وہ شہد سے بلکہ چھتے کے پکوں سے بھی شیریں ہیں۔“

(زبور ۱۹، ۷-۱۰)

”تیرا کلام بالکل خالص ہے“ (زبور ۱۱۹: ۱۲۰)

”تیرے کلام کا خلاصہ سچائی ہے“ (زبور ۱۱۹: ۹۰)

لیکن ہر انسان جو نسل آدم اور اس کے صلب سے ہے وہ بوجہ اپنے باطنی نفسِ آمارہ خدا کی حکم عدولی کا شکار ہوتا ہے۔

(سورۃ یوسف ۵۳)

نفسِ آمارہ کا فیضِ شریعت کی تعمیل میں کامل بے عیب۔ اور

واستباز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا کی شریعت پاک اور کامل ہے لیکن انسان

بوجہ نفسِ آمارہ شریعت کی تعمیل میں کمزور اور ناکام ہے۔ اسی کا نام گناہ

چنانچہ گناہوں سے نجات دہندہ صرف زندہ آسمانی ہستی

خداوند یسوع مسیح مسمیٰ عالمین ایک واحد ہستی ہیں جن پر ایمان لانا

اشد ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تجویز انسانی اختراع نہیں بلکہ یہ انتظام

الہی ہے۔ ماسوائے زندہ مسیح خداوند کسی بھی مذہب میں کوئی نجات

دہندہ خدا نے نہیں بھیجا۔ لیکن مخالفین بوجہ حسد و تعصب گناہوں

سے معافی اور نجات کی من گھڑت تدبیریں اور سکیں پیش کرتے ہیں۔

اور یہ تدبیریں اور سکیں عالمگیر مسیحیت کے سوا تمام مذاہب میں

مشترک اور یکساں ہیں۔

مقدس پولس رسول نے اپنے خطوط میں گناہوں سے نجات

کے لیے خدا کی پدرانہ محبت اور اس کے فضل کو مسیح خداوند کے

نام سے بیان کیا ہے۔ لکھا ہے کہ۔

”مگر جہاں گناہ زیادہ ہوا۔“

وہاں فضل اُس سے بھی نہایت زیادہ ہوا۔“ (روم ۵: ۲۰)

”مگر اُس (خدا) نے مجھ سے کہا کہ میرا فضل تیرے لئے کافی ہے۔“

(۲۔ کورنثیوں ۱۲: ۹)

چنانچہ خدا باپ کے اُس فضل میں جو خدا کے آسمانی بیٹے مسیح

مصلوب کی معرفت پہنچا اُس میں خدا کی لازوال اور لا تبدل محبت

کا انتہائی عظیم مکاشفہ اور ایک عجیب مجید موجود ہے۔ خداوند

یسوع مسیح کی انجیلی تعلیمات کا خلاصہ تعلیم یہی ہے کہ جیسے میں نے

گناہگاروں کی نجات کی خاطر صلیبی دکھوں اور موت کی اذیتوں اور

تلخیوں کو برداشت کیا ہے۔ اسی طرح تم بھی کفارہ کی زندگی بسر کرو۔

نیکی اور بھلائی کے لیے صلیب بردار بن کر کفارہ کی روح میں زندگی

گزارو۔ کفارہ کی روح اپنے اندر پیدا کئے بغیر تم دوسروں کی مدد

نہیں کر سکتے۔ دوسروں کے دکھ دور نہیں کر سکتے۔ اپنا نقصان

کئے بغیر دوسروں کو فیض نہیں پہنچا سکتے۔ فرمایا۔



میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے  
محبت رکھو۔ کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی تم بھی  
ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اگر آپس میں محبت رکھو  
گے تو اس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہوئے

(انجیل یوحنا ۱۳: ۳۴-۳۵)

امن عالم اور انسانی فلاح و بہبود کے لئے خداوند یسوع مسیح کی محبت  
بھری خدمت کا نمونہ اور قربانی اور کفارہ کی تعلیم کن قدراہم اور فروری  
ہے۔

یہ ایک عالم شرع نے آزمانے کے لئے اُس سے پوچھا۔

اے اُستاد تو ریت میں کون سا حکم بڑا ہے؟ اُس

نے اُس سے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے

دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت

رکھ۔ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔ اور دوسرا اُس کی مانند

یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ اپنی

دو حکموں پر تمام توریت اور انبیاء کے صحیفوں کا مدار

ہے۔ (انجیل متی ۲۲: ۳۵-۴۰)

چنانچہ مقدس پولس رسول نے اس شرعی حکم کی یوں وضاحت

فرمائی ہے کہ۔

محبت اپنے پڑوسی سے بدی نہیں کرتی

اس واسطے محبت شریعت کی تعمیل ہے۔

(روم ۱۳: ۱۰)

غیر مسیحی بیان کرتے ہیں کہ اُن کے مذہب میں بھی پڑوسی کے ساتھ  
نیک حسن سلوک کی تعلیم موجود ہے۔ لیکن اُن کے ہاں پڑوسی سے مراد  
اُن کا وہ مہسایہ ہے جس کا رہائشی گھر اُن کے گھر کے ساتھ منسلک ہے  
تاہم ایسے پڑوسیوں کا آپس میں سخت جھگڑا بلا مقدمہ بازی بھی اکثر  
ہو جاتی ہے۔ لیکن مسیح خداوند کی تعلیم میں پڑوسی کے معنی بہت وسیع  
ہیں۔ یعنی بلا امتیاز مذہب و ملت، بلا امتیاز رنگ و نسل، بلا امتیاز

ملک و قوم سب آپس میں پڑوسی ہیں۔ جہاں بھی آپ جاتے ہیں۔

جہاں بھی آپ کسی سے ملتے ہیں۔ جو بھی کسی مصیبت میں گرفتار ہے

اگر آپ اُن کی مدد کرتے ہیں۔ تو آپ اُن کے پڑوسی ہیں۔ اگر آپ

کسی مصیبت زدہ اور دکھی انسان کی مدد نہیں کرتے تو آپ اُس کے

پڑوسی نہیں ہیں اچھا پڑوسی وہ ہے جو دوسروں کی مصیبت میں

اُن کی مدد کرتا ہے مسیح کی تعلیم نہیں کہ مسلمان ہی مسلمان کا بھائی اور دوست ہے

خداوند یسوع مسیح نے پڑوسی کا مفہوم ایک تمثیل کے ذریعہ سکھایا

تھا کہ ایک شخص یروشلم سے یرسچو کو جا رہا تھا۔ ڈاکوؤں نے اُس کو

مارا کوٹا۔ اُس کا سامان چھین لیا اور کپڑے بھی اتار لیے وہ زخمی

ادھ مو ا بے ہوش راہ میں پڑا تھا۔ ادھر سے ایک کاہن گذرا۔ لیکن

اُس کی مدد نہ کی۔ پھر ایک لاوی گذرا۔ اُس نے بھی اُس کی مدد نہ کی

اور چلا گیا۔ لیکن ایک سامری نے جن سے یہودی نفرت کرتے ہیں

اُس نے اُس کی مدد کی۔ اُس کے زخموں کو پونچھا۔ اُن پر تیل اور رے

لگائی۔ پٹی باندھی پھر اُسے اپنے جانور پر بٹھا کر سرائے میں لے

گیا۔ اور اُس کی خدمت کی۔ اور علاج کے لئے پیسے بھی دیئے

چنانچہ اُس زخمی کا پڑوسی وہ تھا جس نے اُس کی مدد کی تھی۔ انجیلی تعلیم کے مطابق حیوانات کی قربانیاں اور مذہبی رسومات اور اعمال صالح گناہوں سے نجات کا وسیلہ نہیں بن سکتے۔ بلکہ نجات کا وسیلہ خدا کا وہ فضل ہے۔ جو یسوع مسیح مصلوب کی معرفت پہنچا۔ (انجیل یوحنا: ۱۷)

مقدس پطرس رسول لکھتے ہیں کہ: "تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعہ سے نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے اُس کا علم تو بنائی عالم سے بیشتر سے تھا۔ مگر ظہورِ آخر زمانہ میں تمہاری خاطر ہوئے (۱ پطرس: ۱۸-۱۹) مقدس پطرس رسول لکھتے ہیں کہ:-

"کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں۔ خدا کی بخشش ہے اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے کیونکہ ہم اُسی کی کارگیری ہیں اور مسیح یسوع میں اُن نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے۔ جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لیے تیار کیا تھا۔ (افسیوں ۲: ۸-۱۰)

خداوند یسوع مسیح کی صلیبی موت اور جی اٹھنے کے فلسفہ محبت اور کفارہ میں یہ بات روشن ہے کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ ایک دوسرے کی فلاح و بہبود کے لیے جان دینے اور صلیبی موت تک وفادار رہو۔ کیونکہ کفارہ کی روح کے بغیر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی مدد نہیں کر سکتا۔ پس خداوند یسوع مسیح اپنے مسیحی ایمانداروں کو جو خدا کے فضل پر ایمان رکھتے ہیں نیکی اور بھلائی کے کاموں کے لیے کفارہ اور اعمال صالح کی تحریک بخشتے ہیں



# برکت اے خاں کی تصانیف

۱۹	فلسفہ وحدت الوجود	۱	خدا محبت ہے
۲۰	فلسفہ حیات	۲	خدا روح ہے
۲۱	آئینہ خطوط	۳	مسلمانوں کے دوست
۲۲	مسئلہ نجات	۴	بشارت کے طریقے
۲۳	تبصرہ انجیل برنباس	۵	خوشخبری
۲۴	بشارت انجیل	۶	مسیح ابن اللہ
۲۵	سیرت ایلح	۷	نیک اعمال اور نجات
۲۶	اوصاف مرسلین	۸	دنیا کا جی
۲۷	کون نجات دے سکتا	۹	دور حاضر میں بشارت
۲۸	کون مثیل موسیٰ ہے	۱۰	اصلی انجیل (تبصرہ)
۲۹	واقعات مصلوب	۱۱	يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ
۳۰	ازلی محبوب خدا (حصہ اول)	۱۲	محبت اور قربانی
۳۱	ازلی محبوب خدا (حصہ اول)	۱۳	دہ نبی
۳۲	لاثنائی کفارہ	۱۴	نجات دیندہ
۳۳	اصول تنزیل الکتاب	۱۵	سلامتی کا شہزادہ
۳۴	جناب عیسیٰ مصداق موسیٰ	۱۶	سیرت کلمہ اللہ
۳۵	دو مراد و کار روح حق روح القدس	۱۷	فلسفہ تصوف
۳۶	صفات نبوت اور شان رسول	۱۸	آئی ابرہام ابن تارح

227.09  
KHAN

